UNIVERSAL LIBRARY
OU_224952
UNIVERSAL LIBRARY

Osmania University Library

Call No ۲۹۷ ۵ د
اش - ۹ع

Accession No U. 4952
د ۹۵۲

Author
ابن تیمیہ

Title
العقیدۃ الواسطیہ (اردو ترجمہ)

This book should be returned on or before the date last marked below

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ط

اَطِیْعُوا اللّٰہَ   وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ

سلسلۂ امام ابن تیمیہ ۳

اردو ترجمہ

کتاب

العقیدۃ الواسطیۃ

مصنفہ

مجدد اعظم شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ

مع متن عربی

حسب فرمائش

محمد شریف عبد الغنی تاجران کتب کشمیری بازار لاہور

و

مالکان دار الترجمہ و الاشاعۃ تصانیف امام ابن تیمیہ

اسلامیہ سٹیم پریس لاہور میں باہتمام مولوی عبد الرشید منیجر چھپا

تعداد جلد ۱۰۰۰ ، ترجمہ محمد صادق صدیقی (منشی فاضل) ، قیمت ۶/

امام ابن تیمیہؒ کی مندرجہ ذیل تصانیف کے اُردو ترجمے چھپ کر تیار ہیں

تفسیر سورۂ فلق والناس مع متن عربی اس تفسیر میں امام موصوف نے پہلے تمام متقدمین کے اقوال نقل کئے ہیں۔ جو لفظ غاسق وقب۔ وسواس۔ رب۔ ملک۔ الٰہ کے متعلق ان کی تفسیروں میں پائے گئے ہیں اس کے بعد نہایت پُرزور استدلالات سے راجح ترین قول کی تحقیق کی ہے۔ علاوہ اور مباحث کے جو تفسیر کے سلسلہ میں ضمناً آگئے ہیں آیۂ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ کی تفسیر کرتے ہوئے شیاطین الانس اور شیاطین الجن کے مکر اور وسواس پر نہایت جامع اور معقول بحث کی ہے۔ پوری خوبی کا اندازہ دیکھنے پر منحصر ہے جامع تفسیر ہے قیمت ۹؍

زیارت القبور اُردو مع متن عربی اس کتاب میں قرآن اور احادیث کے دلائل سے ثابت کیا ہے کہ زیارت قبور کا مسنون طریق کیا ہے۔ جو لوگ قبروں پر جاکر مُردوں کو پکارتے، ان سے طرح طرح کی حاجات طلب کرتے۔ قبروں کی پرستش کرتے اور پیر کی منت مانتے ہیں۔ ان کے یہ تمام افعال داخل شرک ہیں۔ الغرض اہل توحید اصحاب اگر **قبر پرستی** کی بیخ کنی میں کوئی مدلل کتاب چاہتے ہیں تو اس سے بہتر کوئی کتاب نہیں ہے۔ لکھائی چھپائی اعلےٰ۔ قیمت - - - - - - - ۹؍

درجات الیقین اُردو مع متن عربی صوفیائے کرام کو خوشخبری ہو کہ ان کے مطالعہ کے لئے یہ کتاب ایک بے بہا تحفہ ہے۔ معرفت الٰہی کا گنجینہ اور قرآنی تعلیم کا نچوڑ ہے۔ قرآن شریف میں جو یقین کے تین مراتب علم الیقین۔ عین الیقین۔ حق الیقین مذکور ہیں اس کتاب میں انکی تفسیر ہے لکھائی چھپائی نہایت عمدہ قیمت صرف - - - - - - - ۲؍

الوصیۃ الکبرےٰ اُردو اس کتاب میں فرقہ ناجیہ **اہل سنت والجماعت** کے عقاید کا خلاصہ نہایت مختصر مگر نہایت جامع الفاظ میں پیش کیا گیا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اس سے سادہ، مختصر اور آسان صورت میں اب تک عام عقاید کا مرقع مرتب نہیں ہوا۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ حضرت امام موصوف کے خاص انداز کے مطابق اس کتاب کا ایک ایک لفظ **قرآن وسنت** سے ماخوذ ہے نہایت ہی سلیس اور بامحاورہ ترجمہ ہے۔ توحید اور اتباع سنت کی ترغیب اور شرک و بدعات کی نفی نہایت پُرزور استدلالات سے کیگئی ہے۔ قیمت - - - - - - - - ۸؍

الوصیۃ الصغرےٰ اردو مع متن عربی یہ بھی امام موصوف کی اسی نام کی عربی کتاب کا اردو ترجمہ مع متن عربی ہے الوصیۃ الکبرےٰ کی طرح یہ بھی نہایت جامع وصیت ہے مگر مختصر ہے اس کا لب لباب تقویٰ، توبہ استغفار، مکارم اخلاق، مداومت ذکر، تفقہ فی الدین اور دعا وغیرہ کی تعلیم ہے قیمت ۴؍

بندگی یہ کتاب امام موصوف کے رسالہ العبودیت کا اُردو ترجمہ ہے۔ آیہ یَآ اَیُّہَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّکُمُ کی مبسوط تفسیر ہے جس میں عبادت کا ذکر وحقیقت، محبت کے مراتب، محبت فاسدہ اور تعظیم باطل، ہو الکافی اور حسبنا اللہ، عبودیت متعلقہ ربوبیت، حقیقت کونیہ، حقیقت دینیہ، اولیاء اللہ کا غلط مفہوم، لفظ "الٰہ" کی تحقیق، حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ، مسئلہ قضاو قدر، حدیث اِحْتَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰی کی صحیح تعبیر، مسئلہ وحدت وجود اور ابن عربی صاحب فصوص الحکم، حلول اور اتحاد، معتزلہ اور جہمیہ، ذوق، وجد اور سماع، شرک خفی، ارباب من دون اللہ، اتباع رسول اور جہاد فی سبیل اللہ وغیرہ وغیرہ تقریباً سو عنوانوں کا مجموعہ ہے۔ غیر مجلد۔ قیمت دو روپے (۲؍)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

دیباچہ

اَلْحَمْدُ لِوَلِیِّہٖ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی نَبِیِّہٖ

حضرات! خدا کا شکر ہے کہ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی عربی کتاب العقیدۃ الواسطیہ کا اردو ترجمہ بمعہ متن عربی چھپکر ہدیۂ ناظرین ہوا۔ عقائدِ اہلسنت والجماعت پر مشتمل ہے۔ چونکہ علمائے واسط کے اصرار پر امام موصوفؒ نے یہ رسالہ تحریر فرمایا اور اس میں عقائد درج کئے اس لئے اسکا نام العقیدۃ الواسطیہ مشہور ہو گیا۔ اس کتاب میں اصولِ ایمان کی جو اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلَائِکَتِہٖ الخ میں مذکور ہیں مکمل تفسیر ہے، جسطرح اللہ تعالیٰ، ملائکہ، کتب، رسل، تقدیر اور یوم آخرت پر ایمان رکھنا چاہئے اسکی پوری پوری تشریح ہے۔

اعتذار

ترجمہ کا اصل مقصود تو یہ ہوتا ہے کہ مصنّف کے اصلی خیالات کو عوام النّاس تک پہنچا دیا جائے اور جہاں تک ممکن ہو انہیں ایسی اچھی صورت میں پیش کیا جائے کہ مصنف کی قابلیت کا صحیح صحیح اندازہ ہو سکے۔ لیکن عموماً ترجمہ کرنا تصنیف سے زیادہ دشوار کام ہوتا ہے اور پھر بھی عبارت میں وہ حسن و خوبی نہیں پیدا ہو سکتی جو مستقل تحریریں ہوتی ہے۔ پھر جناب شیخ الاسلام کی کتابوں کا ترجمہ کرنا خصوصیت کے ساتھ دشوار کام ہے۔ بلند پایہ ادیب ہونے کے علاوہ اُن کا خاص طرزِ تحریر ہے جسکی دشواریوں کو نباہنا آسان کام نہیں۔ مسائل مذہبی کے ماہر د کامل ہونے کے علاوہ اُن کا دماغ بالکل مجتہدانہ خصوصیات رکھتا ہے اور اپنی اسی خصوصیت کے ساتھ وہ ہر مسئلہ پر قلم اُٹھاتے ہیں، اِس لئے ان کے کسی مضمون کا ترجمہ اور بھی زیادہ دشوار ہو جاتا ہے۔ لہٰذا یہ تو قطعی بات ہے کہ ترجمہ کے ذریعہ سے ہم امام موصوف کی اصلی لیاقت کو ظاہر نہیں کر سکتے بلکہ بہت ممکن ہے کہ کسی مقام پر ترجمہ کی خامیوں کی وجہ سے بعض معمولی سمجھ والے اصحاب امام موصوفؒ کیطرف غلطی اور خطا کو منسوب کرنے لگیں۔ پس ہم ناظرین کرام سے گذارش کر دیتے ہیں کہ جب کبھی شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کا ترجمہ پڑھیں تو جہاں ادائیگی مطلب میں قصور پائیں اُسے ترجمہ کی خامی تصوّر فرمائیں نہ اصل کتاب کی۔ اسیئے کہ امام موصوف کا

جو رتبہ ہے وہ پہلے سے ہی مسلّم ہے، اُن کا رتبہ بحال رکھنے کیلئے ہماری نئی کوششوں کی ضرورت نہیں۔

نــاز مــنــدان
محمد شریف عبدالغنی تاجران کتب کشمیری بازار لاہور و مالکان ادارۃ الترجمہ والاشاعت
کتب حدیث و تصانیف امام ابن تیمیہ وغیرہ رحمہ اللہ

فہرست مضامین کتاب العقیدۃ الواسطیہ

مضامین	صفحہ
تمہید	۱
عقیدہ اوّل	
اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا	۲
اللہ تعالیٰ کی صفات قرآن میں	۳
اللہ تعالیٰ کی صفات احادیث میں	۱۷
اہلسنت کا توسط	۲۰
اللہ تعالیٰ کا عرش پر ہونا	۲۱
عقیدہ دوئم	
فرشتوں پر ایمان لانا	۲۳
عقیدہ سوئم و چہارم	
اللہ تعالیٰ کی کتابوں اور رسولوں پر ایمان لانا	۲۴
عقیدہ پنجم	
آخرت پر ایمان لانا	۲۴
عذاب قبر	۲۴
کیفیت حشر	۲۵
شفاعت	۲۷
عقیدہ ششم	
تقدیر پر ایمان لانا	۲۷
اہلسنّت کے متفرق عقاید	۲۹
ایمان کی حقیقت	۲۹
صحابہؓ کے بارہ میں اعتدال	۳۱
اہل بیت سے محبت	۳۳
تصدیق کرامات اولیاء	۳۵
اتباع کتاب وسنت	۳۶
امر بالمعروف ونہی عن المنکر	۳۶
متن عربی کتاب العقیدۃ الواسطیہ	۳۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اٰمنت باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاٰخر

والقدر خیرہ وشرہ من اللہ تعالیٰ

ترجمہ اردو رسالہ العقیدۃ الواسطیہ

الحمد للہ الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ وکفیٰ باللہ شھیدا، واشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ اقرارا بہ وتوحیدا، واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تسلیما مزیدا۔

اما بعد۔ آخرت میں نجات پانے والے اور قیامت تک ظفریاب رہنے والے فرقہ اہل سنت والجماعت کے عقاید حسب ذیل ہیں:

۱۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا۔

۲۔ فرشتوں پر ایمان لانا۔

۳۔ اللہ کی کتابوں پر ایمان لانا۔

۴۔ رسولوں پر ایمان لانا۔

۵۔ موت کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر ایمان لانا۔

۶۔ نیکی اور بدی کا اندازہ اللہ کے ہاں سے سمجھنا۔

عقیدہ اوّل - اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا

اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے میں مندرجۂ ذیل چیزیں شامل ہیں :-

اہلِ سنت کا اعتقاد ہے کہ اللہ تعالیٰ کی **صفات** جو خود اُس نے اپنی کتاب میں اور اُسکے رسول حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان کی ہیں اُن تمام کو اس طرح ماننا چاہئے کہ نہ تو اُن کے سادہ مفہوم میں ہیر پھیر کیا جائے، نہ خدا کی ذات سے انہیں الگ کیا جائے، اور نہ اُن کی کیفیت اور مثال بیان کی جائے - بلکہ وہ مانتے ہیں کہ "اِنَّ اللّٰہَ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ وَّ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ" (ترجمہ - اللہ کی مثل کوئی چیز نہیں، اور وہ سب کی سُنتا اور دیکھتا ہے) -

نہ تو کسی صفت کا بالکلیہ انکار کرتے ہیں، جس کے ساتھ اُس نے اپنی ذات کو موصوف کیا، نہ اصل معانی سے پھر اکر ان صفات کا مفہوم کچھ اور کا اور ہی بیان کرتے ہیں - نہ اللہ کے اسماء و آیات میں تاویلیں پیش کر کے کجروی اختیار کرتے ہیں، اور نہ ہی اُسکی صفات کو مخلوق کی صفات سے تشبیہ دیتے ہیں - کیونکہ اُس ذات پاک کا نہ کوئی ہمنام ہے، اور نہ کوئی ہمسر اور شریک اور نہ ہی مخلوق کی ذات اور صفات پر اُسکی ذات اور صفات کا قیاس کیا جا سکتا ہے - وجہ یہ ہے کہ اپنی اور اپنے غیر کی ذات و صفات کا جتنا اللہ کو علم ہے اُتنا کسی کو نہیں، اور تمام مخلوقات سے بڑھکر اُسی کا قول سب سے زیادہ سچا اور اُسی کی بات سب سے زیادہ اچھی ہے - اللہ کی ذات کے بعد جو دوسرے درجہ پر سچ بولنے والے اور جن کو لوگوں نے سچا سمجھا ہے اُسکے رسول ہیں، جن کی بات اُن لوگوں کے مخالف ہے جو علم کے بغیر ہی اللہ کے متعلق طرح طرح کی باتیں کرتے ہیں - اسی لئے اللہ عزّ و جل نے فرمایا :

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۚ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۚ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ - (صافات)

(اے پیغمبرؐ) جیسی جیسی باتیں یہ لوگ خدا کے بارے میں بناتے ہیں اُن سے تمہارا پروردگار پاک ہے کہ وہ عزت والا ہے - اور پیغمبروں پر درود و سلام، اور سب تعریفیں اللہ کو سزاوار ہیں جو سارے جہان کا پروردگار ہے -

پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان تمام صفات سے اپنی ذات کو بری کیا ہے جو انبیاء کے

مخالفین نے ٹھیرائی ہیں۔ آگے فرمایا "رسولوں پر سلامتی ہو" اسلئے کہ اللہ کی صفات کے متعلق اُن کا بیان نقصان اور عیب سے محفوظ رہا۔

اللہ کی صفات قرآن میں

اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات پاک کے جو اوصاف اور اسماء ذکر فرمائے، ان میں وہ تمام باتیں جمع کر دیں جو اُس میں پائی جاتی ہیں، اور ان تمام کا انکار کیا جن سے وہ مبرّا ہے۔ لہٰذا ان صفات کے بارہ میں انبیاء علیہم السلام سے جو ثابت ہوا اُس سے ہٹ کر دوسری طرف جھکنا اہلسنّت کیلئے جائز نہیں، کیونکہ یہی صراطِ مستقیم ہے جس پر انبیاء، صدّیقین، شہداء اور صالحین کے انعام یافتہ گروہ چلتے رہے۔

اور اس مجموعہ میں وہ صفات بھی شامل ہیں جن کے ساتھ اُس نے اپنے آپ کو سورۂ اخلاص میں موصوف کیا ہے، جو بلحاظ وسعتِ مضامین اکیلی قرآن کے تہائی مضمون پر مشتمل ہے فرمایا:

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، اَللّٰهُ الصَّمَدُ، لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ۔

(اے پیغمبر) کہہ دو کہ وہ اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، نہ اُس سے کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا، اور نہ کوئی اُسکے برابر کا ہے۔

اسی طرح وہ صفات بھی جو قرآن شریف کی سب سے زیادہ مرتبے والی آیت آیۃ الکرسی میں مذکور ہیں۔ فرمایا:

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَیُّ الْقَيُّوْمُ، لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ، لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ، مَنْ ذَا الَّذِیْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ، يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ، وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ

اللہ وہ ذات ہے کہ اُسکے سوا کوئی معبود نہیں، زندہ کارخانۂ عالم کا تھامنے والا۔ نہ اُسکو اونگھ آتی ہے اور نہ نیند۔ اُسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے کون ہے جو اُسکے اذن کے بغیر اُسکی جناب میں کسی کی سفارش کرے؟ جو کچھ لوگوں کو پیش آرہا ہے اور جو کچھ اُنکے بعد ہونیوالا ہے وہ سب اُسے معلوم ہے اور لوگ اُسکی معلومات میں سے کسی چیز پر دسترس نہیں رکھتے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا يَؤُدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ۔ (بقرہ)	مگر جتنی وہ چاہے۔ اُسکی کرسی آسمان اور زمین سب پر حاوی ہے، اور آسمان اور زمین کی حفاظت اُسپر مطلق گراں نہیں، اور وہ بڑا عالیشان اور عظمت والا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ چونکہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ کے حفیظ ہونے کا ذکر ہے، جو شخص بھی اسے رات کے وقت پڑھتا ہے اللہ کے ہاں سے اُسپر ایک نگہبان متعین ہو جاتا ہے، جس کی وجہ سے صبح تک شیطان اُسکے قریب نہیں بھٹکتا۔ علیٰ ہذا القیاس مندرجۂ ذیل تمام آیات صفاتِ الٰہی کے بیان سے بھرپور ہیں۔ فرمایا:

(۱) وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ (فرقان)	(۱) اُس ذات پر بھروسہ رکھ جو زندہ ہے اور اُسے موت نہیں۔
(۲) هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ (حدید)	(۲) وہی شروع سے ہے اور وہی آخر تک ہیگا، اور وہ ظاہر اور پوشیدہ ہے، اور ہر چیز سے واقف ہے۔
(۳) وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا۔ (السبا)	(۳) اور وہی حکمت والا باخبر ہے۔ جو کچھ زمین میں داخل ہوتا اور جو کچھ اس سے نکلتا ہے، اور جو کچھ آسمان سے اُترتا اور جو کچھ اُس میں چڑھ کر جاتا ہے، وہ سب کچھ جانتا ہے۔

اور فرمایا:

(۱) وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا هُوَ، وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ۔ (انعام)	(۱) اور اُسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں جنکو اُسکے سوا کوئی نہیں جانتا، اور جو کچھ خشکی و تری میں ہے اُسکو بھی وہی جانتا ہے، اور کوئی پتہ تک گرنے نہیں پاتا مگر وہ اُسکو معلوم رہتا ہے، اور زمین کے اندھیروں کے پردوں میں جو دانہ ہو، اور دنیا کی تر و خشک چیزیں سب ہی کتاب واضح (لوح محفوظ) میں لکھی ہوئی ہیں
(۲) وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ۔ (حٰم سجدہ)	(۲) مادہ اپنے پیٹ میں جو اُٹھائے ہوئے ہے یا جنتی ہے سب کچھ اُسی کے علم سے ہوتا ہے۔

(۳) لِتَعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا۔ (طلاق)

(۳) تاکہ تم لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور نیز یہ کہ اللہ کا علم سب چیزوں پر حاوی ہے۔

اور فرمایا:

(۱) اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ۔ (ذاریات)

(۱) اللہ خود بڑا روزی دینے والا، قوت والا اور زبردست ہے۔

(۲) لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ[۱] وَّهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ۔ (شوریٰ)

(۲) اُسکی مثل کوئی چیز نہیں، اور وہ سب کی سُنتا اور دیکھتا ہے۔

(۳) اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا۔ (النساء)

(۳) اللہ جو تم کو نصیحت کرتا ہے، تمہارے حق میں بہت اچھی ہے اسمیں شک نہیں کہ اللہ سب کی سنتا اور سب کچھ دیکھتا ہے۔

(۴) وَلَوْلَا[۲] اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ (کہف)

(۴) اور جب تُو اپنے باغ میں آیا تو تُونے یُوں کیوں کہا کہ "یہ سب خدا کے چاہے سے ہُوا ہے ورنہ مجھ میں تو بے مدد خدا کچھ بھی طاقت نہیں"۔

(۵) وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِهِمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ۔ (بقرہ)

(۵) اور اگر خدا چاہتا تو جو لوگ اُن پیغمبروں کے بعد ہوئے، اپنے پاس کھلے ہوئے نشان آئے پیچھے ایکدوسرے سے نہ لڑتے، تاہم لوگوں نے ایکدوسرے سے اختلاف کیا۔ تو اُن میں سے بعض وہ تھے جو ایمان لے آئے، اور بعض وہ تھے جو کافر رہے۔ اور اگر خدا چاہتا تو یہ لوگ آپس میں نہ لڑتے مگر اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

اور فرمایا:

(۱) اُحِلَّتْ[۳] لَكُمْ بَهِيْمَةُ الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّى الصَّيْدِ

(۱) چارپائے جانور تمہارے لئے حلال کر دئے گئے ہیں، مگر وہ جو تم کو آگے پڑھکر سُنائے جائینگے۔ لیکن جب تم احرام

[۱] اس آیت میں اس بات کی نفی ہے کہ کوئی چیز اللہ کی مثل ہو سکتی ہے۔ [۲] صفت مشیت اور ارادہ۔ [۳] ارادہ اور حکم۔

وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ۔ اِنَّ اللّٰہَ یَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ ۔ (مائدہ)	کی حالت میں ہو تو شکار کو حلال نہ سمجھ لینا۔ بیشک خدا جیسا چاہتا ہے حکم دیتا ہے۔
(۲) فَمَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ اَنْ یَّھْدِیَہٗ یَشْرَحْ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ وَمَنْ یُّرِدْ اَنْ یُّضِلَّہٗ یَجْعَلْ صَدْرَہٗ ضَیِّقًا حَرَجًا کَاَنَّمَا یَصَّعَّدُ فِی السَّمَآءِ (انعام)	(۲) تو جس شخص کو خدا چاہتا ہے کہ اُسے راہ راست دکھائے اُسکے سینے کو قبولِ اسلام کے لئے کھولدیتا ہے، اور جس شخص کو چاہتا ہے کہ اُسے گمراہ کرے اُسکے سینے کو تنگ کر دیتا ہے۔ گویا کہ اُسکو آسمان میں چڑھنا پڑتا ہے۔

اور فرمایا:

(۱) وَاَحْسِنُوْا اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ[۵] الْمُحْسِنِیْنَ (بقرہ)	(۱) اور احسان کرو۔ اللہ احسان کرنیوالونکو دوست رکھتا ہے
(۲) وَاَقْسِطُوْا اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ ۔ (حجرات)	(۲) اور انصاف کو ملحوظ رکھو، بیشک اللہ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔
(۳) فَمَا اسْتَقَامُوْا لَکُمْ فَاسْتَقِیْمُوْا لَھُمْ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ ۔ (توبہ)	(۳) تو جبتک وہ لوگ تم سے سیدھے رہیں تم بھی اُن سے سیدھے رہو کیونکہ اللہ بدعہدی سے بچنے والونکو دوست رکھتا ہے۔
(۴) اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَھِّرِیْنَ ۔ (بقرہ)	(۴) بیشک اللہ توبہ کرنیوالوں اور صفائی رکھنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔
(۵) فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰہُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ ۔ (مائدہ)	(۵) تو عنقریب خدا ایسے لوگ لا موجود کریگا جن کو وہ دوست رکھتا ہوگا اور وہ اُسکو دوست رکھتے ہونگے۔
(۶) اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِہٖ صَفًّا کَاَنَّھُمْ بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ ۔ (صف)	(۶) بیشک خدا اُن لوگونکو دوست رکھتا ہے جو اُسکی راہ میں صف باندھکر لڑتے ہیں اور اسطرح جم کر کھڑے ہوتے ہیں کہ گویا ایک دیوار ہیں جسمیں سیسہ پلا دیا گیا ہے۔
(۷) قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ	(۷) (اے پیغمبر) ان لوگوں سے کہدو کہ اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو کہ اللہ بھی تم کو

[۵] محبتا۔

ذُنُوْبَكُمْ ۔ (آل عمران)

دوست رکھے اور تمہارے گناہ معاف کردے ۔

اور فرمایا :

(۱) رَضِیَ[۵۱] اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ (بیّنہ)

(۱) ان لوگوں پر اللہ راضی ہوُا اور یہ اللہ پر راضی ہوگئے ۔

(۲) بِسْمِ[۵۲] اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔

(۲) شروع اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا مہربان ہے

(۳) رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَیْءٍ رَّحْمَةً وَّ عِلْمًا ۔ (مومن)

(۳) اے ہمارے پروردگار، تیری رحمت اور تیرا علم سب چیزوں پر حاوی ہے ۔

(۴) وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَحِیْمًا ۔ (احزاب)

(۴) اور خدا تعالیٰ ایمان والوں کے حال پر مہربان ہے ۔

(۵) كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۔ (انعام)

(۵) تمہارے پروردگار نے مہربانی کرنا از خود اپنے اوپر لازم کرلیا ہے ۔

(۶) وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ۔ (احقاف)

(۶) اور وہی بخشنے والا مہربان ہے ۔

(۷) فَاللّٰهُ خَیْرٌ حٰفِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ۔ (یوسف)

(۷) خدا سب سے بہتر نگہبان ہے، اور وہ سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے ۔

اور فرمایا :

(۱) وَمَنْ[۵۳] یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِیْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَلَعَنَهٗ ۔ (النساء)

(۱) اور جو شخص مسلمان کو دیدہ دانستہ مار ڈالے تو اسکی سزا دوزخ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیگا اور اُسپر اللہ کا غضب نازل ہوگا اور اُسپر خدا کی پھٹکار پڑیگی ۔

(۲) ذٰلِكَ[۵۴] بِاَنَّهُمُ اتَّبَعُوْا مَآ اَسْخَطَ اللّٰهَ وَكَرِهُوْا رِضْوَانَهٗ ۔ (محمد)

(۲) اور اُنکو یہ سزا اسلئے ملیگی کہ جو چیز خدا کو بُری لگتی ہے یہ اُسی کے رستے پر چلے، اور اُسکی خوشی نہ چاہی ۔

(۳) فَلَمَّآ[۵۵] اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ (زخرف)

(۳) پھر جب ان لوگوں نے ہم کو غصہ دلایا تو ہم نے ان سے بدلہ لیا ۔

(۴) وَلٰكِنْ[۵۶] كَرِهَ اللّٰهُ انْۢبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ ۔ (توبہ)

(۴) مگر اللہ کو ان کا جگہ سے ہلنا ہی ناپسند ہوُا تو اُس نے ان کو نکما بنا دیا ۔

۵۱ رضا ۔ ۵۲ رحمت ۔ ۵۳ غضب ۔ ۵۴ ناراضگی ۔ ۵۵ غصہ اور انتقام ۔ ۵۶ کراہت ۔

(۵) [۱] كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۔ (صف)

(۵) یہ بات اللہ کو سخت ناپسند ہے کہ جو کہتے ہو اُسے کرتے نہیں۔

اور فرمایا:

(۱) [۲] هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۔ (بقرہ)

(۱) کیا یہ لوگ اسی کے منتظر ہیں کہ اللہ بادلوں کا چھتر لگائے، فرشتوں کو ساتھ لئے اُنکے سامنے آموجود ہو؟ اور جو کچھ ہونا ہے ہو چکے۔ اور سب کام اللہ ہی کے حوالے ہیں۔

(۲) هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ رَبُّكَ اَوْ يَاْتِيَ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ ۔ (انعام)

(۲) کیا یہ لوگ اسی بات کے منتظر ہیں کہ فرشتے انکے پاس آموجود ہوں، یا تمہارا پروردگار خود انکے پاس آئے؟ یا تمہارے پروردگار کے بعض نشان ظاہر ہوں؟

(۳) كَلَّآ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا وَّجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ۔ (فجر)

(۳) خبردار! جسدن زمین مارے دھکوں کے چکنا چور ہو جائے، اور تمہارا پروردگار آجائے اور فرشتے بھی صف بستہ اُسکے ساتھ حاضر ہو جائیں۔

(۴) [۳] وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ تَنْزِيْلًا ۔ (فرقان)

(۴) اور جسدن آسمان ایک بدلی پر سے پھٹ جائیگا، اور فرشتے جوق جوق اُتارے جائینگے۔

اور فرمایا:

(۱) [۴] وَيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ۔ (الرحمان)

(۱) اور تمہارے پروردگار کا چہرہ مبارک رہیگا جو بڑی عظمت اور بزرگی والا ہے۔

(۲) كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ۔ (قصص)

(۲) اُسکے چہرہ مبارک کے سوا سب چیزیں فنا ہونیوالی ہیں۔

(۳) [۵] مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ۔ (ص)

(۳) جس چیز کو ہم نے اپنے ہاتھوں بنایا، اُسکو سجدہ کرنے سے تجھے کون چیز مانع ہوئی؟

(۴) وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ وَلُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا

(۴) اور یہود نے کہا کہ خدا کا ہاتھ تنگ ہے۔ اُنہی کے ہاتھ تنگ ہو گئے اور اُنکو اس کہنے پر پھٹکار ہوئی بلکہ

[۱] ناپسندیدگی۔ [۲] اللہ تعالیٰ کا فرشتوں کے ہمراہ آنا۔ [۳] تنزیل ملائکہ۔ [۴] خدا کا وجہ مبارک۔ [۵] خدا کے ہاتھ۔

بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوطَتَانِ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَاءُ۔ (مائدہ)

اسکے دونوں ہاتھ کشادہ ہیں جس طرح چاہتا ہے، خرچ کرتا ہے۔

(۵) وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا[۵۱]۔ (طور)

(۵) اور اے پیغمبرؐ اپنے پروردگار کے حکم کے انتظار میں صبر سے بیٹھے رہو کہ تم ہماری آنکھوں کے سامنے ہو۔

(۶) وَحَمَلْنَاهُ عَلَىٰ ذَاتِ أَلْوَاحٍ وَدُسُرٍ تَجْرِي بِأَعْيُنِنَا جَزَاءً لِّمَن كَانَ كُفِرَ۔ (قمر)

(۶) اور نوحؑ کو ہم نے تختوں اور کیلوں سے بنائی ہوئی کشتی پر سوار کر لیا اور وہ ہماری آنکھوں کے سامنے تیرنا شروع ہوئی۔ یہ اس شخص (یعنی نوحؑ) کا بدلہ تھا جسکی قدر نہیں کی گئی تھی۔

(۷) وَأَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّي وَلِتُصْنَعَ عَلَىٰ عَيْنِي۔ (طٰہٰ)

(۷) اور (اے موسیٰ) ہم نے تم پر اپنی طرف سے محبت کا پرتو ڈال دیا اور اس سے غرض یہ تھی کہ تم ہماری آنکھوں کے سامنے پرورش پاؤ۔

اور فرمایا:

(۱) قَدْ سَمِعَ[۵۲] اللَّهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا وَتَشْتَكِي إِلَى اللَّهِ، وَاللَّهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا۔ (مجادلہ)

(۱) اے پیغمبرؐ اللہ نے اُس عورت کی بات سن لی جو اپنے شوہر کے بارہ میں تم سے جھگڑتی اور خدا سے فریاد کرتی تھی، اور اللہ تم دونوں کی گفتگو سن رہا تھا۔

(۲) لَقَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ فَقِيرٌ وَنَحْنُ أَغْنِيَاءُ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوا۔ (آل عمران)

(۲) جو لوگ اللہ کو محتاج اور اپنے تئیں مالدار بتاتے ہیں اُنکی یہ بکواس اللہ نے سُنی، ہم اُسے عنقریب لکھ لینگے۔

(۳) أَمْ يَحْسَبُونَ أَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُم بَلَىٰ وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُونَ۔ (زخرف)

(۳) کیا یہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ ہم انکے چپکے چپکے کی باتوں اور انکی سرگوشیوں کو نہیں سنتے، ضرور سنتے ہیں، اور ہمارے فرشتے ان پر مقرر ہیں کہ وہ انکی سب باتیں لکھتے جاتے ہیں۔

(۴) إِنَّنِي مَعَكُمَا أَسْمَعُ وَأَرَىٰ۔ (طٰہٰ)

(۴) میں تمہارے ساتھ ہوں، سنتا اور دیکھتا ہوں۔

(۵) أَلَمْ يَعْلَم[۵۳] بِأَنَّ اللَّهَ يَرَىٰ (علق)

(۵) کیا اس شخص نے یہ نہیں جانا کہ اللہ دیکھ رہا ہے؟

(۶) الَّذِي يَرَاكَ حِينَ تَقُومُ وَتَقَلُّبَكَ

(۶) جب تم نماز میں کھڑے ہوتے ہو تو وہ تمہارے کھڑے ہونے کو اور

۵۱ خدا کی آنکھیں۔ ۵۲ سُننا۔ ۵۳ دیکھنا۔

فِي السَّاجِدِينَ ۔ (شعرا)

نمازیوں کی جماعت میں ادائے ارکانِ نماز کی حرکت و سکون کو دیکھتا ہے۔

(۷) وَقُلِ اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ ۔ (توبہ)

(۷) اے پیغمبر! انہیں سمجھا دو کہ تم اپنی جگہ عمل کرتے رہو ابھی اللہ تمہارے عملوں کو دیکھیگا اور اللہ کا رسول اور مسلمان بھی دیکھینگے۔

اور فرمایا:

(۱) [۵۱] وَهُوَ شَدِيدُ الْمِحَالِ ۔ (رعد)

(۱) اُسکے داؤ بہت سخت ہیں۔

(۲) [۵۲] وَمَكَرُوا مَكْرًا وَّمَكَرْنَا مَكْرًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۔ (نمل)

(۲) وہ لوگ ایک داؤ چلے اور ہم بھی ایک داؤ چلے اور ہمارے داؤ کی اُن کو خبر بھی نہ ہوئی۔

(۳) اِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا وَّاَكِيدُ كَيْدًا ۔ (طلاق)

(۳) یہ لوگ بھی داؤ کر رہے ہیں اور میں بھی داؤ کر رہا ہوں۔

(۴) [۵۳] اِنْ تُبْدُوا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوهُ اَوْ تَعْفُوا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيرًا ۔ (النساء)

(۴) کھلم کھلا بھلائی کرو یا چھپا کر، یا کسی کی بُرائی سے درگزر کرو، تو اللہ بھی لوگوں سے باوجود قدرت کے درگزر کرتا ہے۔

(۵) وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا اَلَا تُحِبُّونَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۔ (نور)

(۵) اور چاہیئے کہ قصور بخشدیں اور درگزر کریں (مسلمانو!) کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تمہارے قصور معاف کرے؟ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(۶) [۵۴] فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ ۔ (منافقون)

(۶) اصلی عزت اللہ کی اور اُسکے رسول کی ہے۔

(۷) فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِينَ ۔ (ص)

(۷) تیری ہی عزت کی قسم ہے کہ ان سب کو گمراہ کر دونگا۔

(۸) [۵۵] تَبَارَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ۔ (الرحمان)

(۸) تمہارے پروردگار کا نام بڑا بابرکت نام ہے اور وہ بڑی عظمت والا اور لوگوں پر احسان کرنیوالا ہے۔

اور فرمایا:

(۱) [۵۶] فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهٖ هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِيًّا ۔ (مریم)

(۱) تو اسی کی عبادت میں لگے رہو اور اسکی عبادت میں جو تکلیفیں پیش آئیں انکو برداشت کرو بھلا تمہارے علم میں اس جیسا کوئی اور بھی ہے؟

---

[۵۱] داؤ۔ [۵۲] مکر اور تدبیر [۵۳] عفو اور قدرت۔ [۵۴] عزت۔ [۵۵] جلال۔ [۵۶] نفی ہمنام۔

۵۱ (۲) وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ۔ (اخلاص)

(۲) اور نہ اُسکا کوئی ہمسر ہے۔

۵۲ (۳) فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (بقرہ)

(۳) تو جان بُوجھ کر خدا کے شریک مت ٹھیراؤ۔

(۴) وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ۔ (بقرہ)

(۴) اور لوگوں میں کچھ ایسے بھی ہیں جو اللہ کے سوا اوروں کو بھی شریکِ خدا ٹھیراتے، اور جیسی محبت خدا سے رکھنی چاہئے ویسی محبت اُن سے رکھتے ہیں۔

۵۳ (۵) وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا۔ (بنی اسرائیل)

(۵) اور کہو کہ ہر طرح کی تعریف خدا ہی کو سزاوار ہے جو نہ تو اولاد رکھتا ہے، اور نہ دونوں جہان کی سلطنت میں اُسکا کوئی شریک ہے، اور نہ اس سبب سے کہ کمزور ہے کوئی اُسکا مددگار ہے۔ اور اُسکی بڑائیاں بیان کرتے رہا کرو۔

۵۴ (۶) يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ (تغابن)

(۶) جو مخلوقات آسمانوں میں ہے اور جو مخلوقات زمین میں ہے سب ہی تو اللہ کی تسبیح و تقدیس میں لگے ہیں، اُسی کی سلطنت ہے اور اُسی کی تعریف۔

۵۵ (۷) لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ (الحدید)

(۷) آسمانوں کی، اور زمین کی سلطنت اُسی کی ہے، وُہی جلاتا اور مارتا ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(۸) تَبَارَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيْرًا۔ (فرقان)

(۸) وہ بڑی بابرکت ذات ہے جس نے اپنے بندے پر قرآن اُتارا تاکہ تمام جہان کے لوگوں کیلئے عذابِ خدا سے ڈرانے والا ہو، وہی تو ہے کہ آسمان اور زمین کی سلطنت اُسی کی ہے، اور وہ کوئی فرزند بھی نہیں رکھتا، اور نہ سلطنت میں کبھی کوئی اُسکا شریک رہا، اور اُسی نے ہر چیز کو پیدا کیا، پھر ہر چیز کیلئے ایک مناسب اندازہ ٹھیرا دیا۔

اور فرمایا:

(۱) مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ وَّمَا كَانَ

(۱) نہ تو اللہ نے کسی کو بیٹا بنایا، اور نہ اُسکے ساتھ کوئی اور

۵۱ نفی ہمسر ۵۲ نفی شریک ۵۳ نفی اولاد اور مددگار وغیرہ ۵۴ مالک الملک ۵۵ زندہ کرنا اور مارنا۔

مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍ بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ، عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ۔ (مومنون)

خدا ہے ورنہ ہر ایک خدا اپنی مخلوقات کو الگ لئے پھرتا اور آپس میں لڑ کر آخر کار ایک دوسرے پر غالب آجاتا، جیسی جیسی باتیں یہ لوگ اللہ کی نسبت بیان کرتے ہیں اللہ کی ذات اُن سے پاک ہے، وہ غائب و حاضر سب کچھ جانتا ہے، اور وہ لوگوں کے شرک سے بری اور بالاتر ہے۔

(۲) [٥١] فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۔ (نحل)

(۲) خدا کیلئے مثالیں نہ تصنیف کرو، ٹھیک مثال کا دینا اللہ کو معلوم ہے اور تم کو معلوم نہیں۔

(۳) [٥٢] قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ۔ (اعراف)

(۳) اے پیغمبر! ان لوگوں سے کہو کہ میرے پروردگار نے تو صرف بیحیائی کے کاموں سے منع فرمایا ہے، وہ ظاہر ہوں تو اور پوشیدہ ہوں تو، اور گناہ سے، اور ناحق کسی پر زیادتی کرنے سے، اور اس بات سے کہ تم کسی کو خدا کا شریک قرار دو، جسکی اُسنے کوئی سند نہیں اُتاری اور یہ کہ بے سوچے سمجھے خدا پر لگو بہتان باندھنے۔

(۴) [٥٣] اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى۔ (طٰہٰ)

(۴) خدائے رحمان نے عرش پر استوا فرمایا۔

(۵) ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ۔ (اعراف، یونس، رعد، فرقان، آلم سجدہ، حدید)

(۵) پھر اللہ نے عرش پر استوا فرمایا۔

اور فرمایا:

(۱) [٥٤] يٰعِيْسٰٓى اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ۔ (آل عمران)

(۱) اللہ نے فرمایا کہ اے عیسیٰ! دنیا میں تمہارے رہنے کی مدت پوری کر کے میں تم کو اپنی طرف اُٹھا لونگا۔

(۲) بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ۔ (النساء)

(۲) بلکہ اللہ نے اُسے اپنی طرف اُٹھا لیا۔

(۳) اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ۔ (فاطر)

(۳) اچھی اچھی باتیں اُسکی جناب تک پہنچتی ہیں، اور وہی عمل صالح کو بلند کرتا ہے۔

---

[٥١] اللہ ہر طرح کی مثال سے پاک ہے۔ [٥٢] اللہ کے بارہ میں بدون علم کلام کرنا منع ہے۔ [٥٣] استوی علی العرش کا ثبوت۔ [٥٤] اللہ اوپر کی طرف ہے۔

(۴) يٰهَامَانُ ابْنِ لِي صَرْحًا لَّعَلِّيْ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰى اِلٰهِ مُوْسٰى وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا۔ (مومن)

(۴) فرعون نے کہا' اے ہامان! میرے لئے ایک محل بنوا تاکہ جو آسمان پر چڑھنے کے رستے ہیں میں اُن رستوں پر جا پہنچوں پھر میں موسےٰ کے خدا تک پہنچ جاؤنگا' اور میں تو موسیٰ کو اس بیان میں جھوٹا ہی سمجھتا ہوں۔

(۵) ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ[ل] اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ فَاِذَا هِيَ تَمُوْرُ۔ اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ اَنْ يُّرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا فَسَتَعْلَمُوْنَ كَيْفَ نَذِيْرِ۔ (ملک)

(۵) خدا جو آسمان پر ہے کیا تم اُس سے نہیں ڈرتے کہ کہیں تمکو زمین میں دھسا دے اور وہ جھکولے مارنے شروع کر دے' یا خدا جو آسمان میں ہے تم اُس سے نہیں ڈرتے کہ کہیں تم پر پتھراؤ برسا دے؟ تو عنقریب تمکو معلوم ہو جائیگا کہ ہمارا ڈرانا تمہارے حق میں کیسا زبون ہوا؟

اور فرمایا:

(۱) هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا وَهُوَ[۲] مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ۔ (حدید)

(۱) وہی قادر مطلق ہے جس نے چھ دن میں آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا' پھر عرش بریں پر استویٰ کیا' جو چیز زمین میں داخل ہوتی اور جو چیز زمین سے باہر آتی ہے اور جو چیز آسمان سے اُترتی اور جو چیز آسمان کیطرف چڑھتی ہے وہ سب کچھ جانتا ہے' اور تم لوگ کہیں بھی ہو وہ تمہارے ساتھ ہے اور جو کچھ تم کیا کرتے ہو اللہ اُسکو دیکھ رہا ہے۔

(۲) مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَا اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَا اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ مَا كَانُوْا ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّ اللّٰهَ

(۲) جب تین آدمیوں کا صلاح و مشورہ ہوتا ہے تو ضرور اُن کا چوتھا اللہ تعالیٰ ہوتا ہے اور پانچ کا صلاح و مشورہ ہوتا ہے تو اُن کا چھٹا ہوتا ہے' اور اس سے کم ہوں یا زیادہ اور کہیں بھی ہوں وہ ضرور اُنکے ساتھ ہوتا ہے پھر جیسے جیسے عمل یہ دنیا میں کرتے رہے ہیں قیامت کے دن وہ

[ل] اللہ آسمان پر ہے۔ [۲] اللہ کی معیت۔

بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ - (مجادلہ)	انکو جتا دیگا، کیونکہ اللہ ہر چیز سے واقف ہے۔
(۳) لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا - (توبہ)	(۳) غم نہ کر بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔
(۴) اِنَّنِیْ مَعَكُمَآ اَسْمَعُ وَ اَرٰی - (طٰہٰ)	(۴) میں تمہارے ساتھ ہوں سُنتا بھی ہوں اور دیکھتا بھی۔
(۵) اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ - (نحل)	(۵) جو لوگ پرہیزگاری کرتے ہیں اور لوگوں سے حسن سلوک سے پیش آتے ہیں اللہ اُن کا ساتھی ہے۔
(۶) وَاصْبِرُوْا اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ (انفال)	(۶) صبر کرو کیونکہ اللہ صبر کرنیوالوں کا ساتھی ہے۔
(۷) كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةًۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ - (بقرہ)	(۷) اکثر ایسا ہوا ہے کہ اللہ کے حکم سے تھوڑی جماعت بڑی جماعت پر غالب آگئی ہے۔ اور اللہ صبر کرنیوالوں کا ساتھی ہے۔

اور فرمایا :

(۱) ۵۱ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا (النساء)	(۱) اور اللہ سے بڑھکر کس کی بات سچی ہو سکتی ہے؟
(۲) وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ (مائدہ)	(۲) جبکہ اللہ تعالٰی کہیگا اے عیسٰی بن مریم۔
(۳) وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا - (انعام)	(۳) تمہارے پروردگار کی بات سچائی اور انصاف کے ساتھ پوری ہوئی۔
(۴) ۵۲ وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا - (النساء)	(۴) اور اللہ نے موسٰی سے باتیں کیں۔
(۵) مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ - (بقرہ)	(۵) ان میں سے کوئی تو ایسے ہیں جنکے ساتھ خود اللہ نے کلام کیا۔
(۶) وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ - (اعراف)	(۶) اور جب موسٰی ہمارے وعدے کے مطابق (کوہ طور پر) حاضر ہوئے اور اُن کا پروردگار اُن سے ہمکلام ہوا۔
(۷) ۵۳ وَنَادَيْنٰهُ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ وَقَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا - (مریم)	(۷) اور ہم نے اُسکو کوہ طور کی داہنی طرف سے آواز دی اور راز کہنے کیلئے اُسکو قریب بُلایا۔
(۸) وَاِذْ نَادٰى رَبُّكَ مُوْسٰٓى اَنِ ائْتِ الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ - (شعرا)	(۸) اور ایک وقت تمہارے پروردگار نے موسٰی کو بلایا کہ ظالم لوگوں (یعنی فرعون) کی قوم کے پاس جاؤ۔

۵۱ اللہ بات کرتا ہے۔ ۵۲ اللہ کلام کرتا ہے۔ ۵۳ آواز۔

(۹) وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَا اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ - (اعراف)	(۹) اور اُنکے پروردگار نے انکو آواز دی کہ کیا میں نے تمکو اس درخت کے کھانے کی مناہی نہیں کی تھی ؟
(۱۰) وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِىَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ - (قصص)	(۱۰) اور جسدن خدا کافرونکو بُلا کر پُوچھیگا کہ جن لوگوں کو تم میرے شریک سمجھتے تھے وہ کہاں ہیں ؟
(۱۱) وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِيْنَ - (قصص)	(۱۱) اور جسدن خدا کافرونکو بُلا کر پُوچھیگا کہ پیغمبروں نے تمہیں سمجھایا تو تم نے کیا جواب دیا ؟
(۱۲) وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ - (توبہ)	(۱۲) اور (اے پیغمبر!) مشرکین میں اگر کوئی شخص تم سے پناہ کا خواستگار ہو تو اُسکو پناہ دو یہانتک کہ وہ کلامِ خدا کو سُن سمجھ لے -
(۱۳) وَقَدْ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ - (بقرہ)	(۱۳) اور ان میں کچھ لوگ ایسے بھی ہو گزرے ہیں کہ کلامِ خدا سُنتے تھے پھر اُسکے سمجھے پیچھے دیدہ و دانستہ اُسکو کچھ کا کچھ کر دیتے تھے -
(۱۴) يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلٰمَ اللّٰهِ قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا - (فتح)	(۱۴) انکا مطلب یہ ہے کہ اللہ کے کلام کو بدل ڈالیں، اے پیغمبر! ان لوگوں سے کہو کہ تم ہرگز ہمارے ساتھ نہیں چلنے پاؤ گے -

اور فرمایا :

(۱) [۱] وَاتْلُ مَآ اُوْحِىَ اِلَيْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ (کہف)	(۱) (اے پیغمبر!) تمہارے پروردگار کی کتاب جو وحی کے ذریعہ سے تم پر نازل ہوئی ہے اسکو پڑھتے پڑھاتے رہا کرو کوئی اسکی باتوں کو بدل نہیں سکتا -
(۲) اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَقُصُّ عَلٰى بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ - (نمل)	(۲) بیشک یہ قرآن بنی اسرائیل پر اُنکی باتیں واضح کرتا ہے -
(۳) وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ - (انعام)	(۳) اور اس کتاب کو ہم ہی نے اُتارا ہے بڑی برکت والی ہے -

[۱] وحی اور تنزیل آیات -

(۴) لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ۔ (حشر)

(۴) (اے پیغمبرؐ!) اگر ہم نے یہ قرآن کسی پہاڑ پر اتارا ہوتا تو تم اسکو دیکھ لیتے کہ خدا کے ڈر کے مارے جھک گیا ہوتا اور پھٹ پڑا ہوتا۔

(۵) وَاِذَا بَدَّلْنَآ اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مُفْتَرٍ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ، وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ لِسَانُ الَّذِيْ يُلْحِدُوْنَ اِلَيْهِ اَعْجَمِيٌّ وَّهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِيْنٌ۔

(نحل)

(۵) (اے پیغمبرؐ!) اگر ہم ایک آیت کو بدلکر اسکی جگہ دوسری آیت نازل کرتے ہیں اور اللہ جو احکام نازل فرماتا ہی اسکی مصلحتوں کو وہی خوب جانتا ہے، تو کافر تم سے کہنے لگتے ہیں کہ بس تُو تو اپنے دل سے بنایا کرتا ہے، نہیں نہیں بلکہ بات یہ ہے کہ ان میں سے اکثر مصلحتوں کو نہیں سمجھتے، ان لوگوں سے کہدو کہ حق تو یہ ہے کہ اس قرآن کو تمہارے پروردگار کی طرف سے روح القدس (جبرئیلؑ) لیکر آئے ہیں، تاکہ جو لوگ ایمان لاچکے ہیں خدا اُسکے ذریعے سے ان کو ایمان پر ثابت رکھے اور مسلمانوں کیلئے ہدایت اور خوشخبری ہو۔ ہم کو تحقیق معلوم ہے کہ کافر قرآن کی نسبت یہ اشتباہ کرتے ہیں کہ اس شخص کو (تم کو) فلاں آدمی سکھلاتا ہے، سو جس شخص کی طرف سکھلانے کی نسبت کرتے ہیں اُسکی بولی تو عجمی ہے اور یہ قرآن صاف عربی زبان میں ہے۔

اور فرمایا:

(۱) وُجُوْهٌ[۵۱] يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ۔ (قیامۃ)

(۱) اُسدن بہت لوگوں کے منہ ترو تازہ ہونگے اور اپنے پروردگار کو دیکھ رہے ہونگے۔

(۲) عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ (تطفیف)

(۲) تختوں پر بیٹھے بیٹھے دیکھ رہے ہونگے۔

(۳) لِلَّذِيْنَ[۵۲] اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ۔ (یونس)

(۳) جن لوگوں نے دنیا میں بھلائی کی اُن کیلئے آخرت میں ویسی ہی بھلائی ہے بلکہ اُس سے زیادہ بھی۔

[۵۱] رویت باری تعالیٰ۔ [۵۲] زِيَادَةٌ سے مراد دیدار الٰہی ہے۔

(۴) لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ - (زمر)

(۴) جو کچھ یہ چاہینگے اپنے پروردگار کے ہاں پائینگے -

(۵) لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ فِيْهَا وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ [۵۱] - (قٓ)

(۵) ان کیلئے بہشت میں جو چاہینگے موجود ہوگا اور ہمارے ہاں اُنکی خواہش کے علاوہ بھی -

اللہ کی صفات احادیث میں

اللہ کی صفات کا باب قرآن شریف میں بہت وسیع ہے - جو شخص ہدایت کی تلاش کرتا ہوا قرآن مجید میں تدبر کریگا اُس پر سچائی کا راستہ روشن ہوجائیگا - اس کے بعد رسول کریم صلعم کی سنت ہے جو قرآن کی تفسیر کرتی، اُسکے مضامین کو واضح کرتی، اُن پر دلالت کرتی اور اُنکی تعبیر بیان کرتی ہے - جن صحیح احادیث میں حضور علیہ السلام نے اپنے رب کے اوصاف بیان فرمائے اور جنکی صحت کو اہلِ معرفت نے قبول کیا ہے اُن پر بھی اسی طرح ایمان لانا واجب ہے جس طرح قرآن کی آیات پر - مثلاً نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا :

[۵۲] ينزل ربنا الى سماء الدنيا كل ليلة حين يبقى ثلث الليل الآخر فيقول من يدعونى فاستجيب له من يسئلنى فاعطيه من يستغفرنى فاغفر له - (متفق علیہ)

ہمارا رب ہر رات جبکہ آخری تہائی باقی رہ جاتی ہے قریب کے آسمان پر نزول فرماتاہے، پس کہتاہے کوئی ہے جو مجھ سے دُعا کرے اور میں اُسکی دعا قبول کروں، کوئی ہے جو مجھ سے کچھ مانگے اور میں اُسے دوں، کوئی ہے جو مجھ سے بخشش چاہے اور میں اُسے بخشدوں ؟

نیز فرمایا :

(۱) [۵۳] لله اشد فرحا بتوبة عبده من احدكم براحلته - (متفق علیہ)

(۱) جسطرح تم میں سے ایک اپنی سواری پاکر خوش ہوتا ہے اس سے کہیں بڑھکر اللہ اپنے بندے کی توبہ سے خوش ہوتا ہے -

(۲) [۵۴] يضحك الله الى رجلين احدهما يقتل الآخر كلاهما يدخل الجنة - (متفق علیہ)

(۲) دو آدمیوں کی حالت دیکھکر اللہ تعالیٰ ہنس پڑتا ہے، ایک اُن میں سے دوسرے کو قتل کرتا ہے، پھر دونوں بہشت میں داخل ہوجاتے ہیں [۵۵] -

[۵۱] مَزِيْدٌ سے مراد دیدار الٰہی ہے - [۵۲] نزول الٰہی - [۵۳] اللہ تعالیٰ کا خوش ہونا - [۵۴] اللہ تعالیٰ کا ہنسنا -
[۵۵] اسکی صورت یہ ہے کہ مثلاً ایک کافر نے کسی مسلمان کو قتل کردیا پھر وہ کافر مسلمان ہوگیا اور ایمان و عمل صالح کی بدولت بہشت میں داخل ہوا

(۳) ٥١ عجب ربنا من قنوط عباده و قرب خيره ينظر اليكم اذلين قانطين يظل يضحك يعلم ان فرجكم قريب - (حديث حسن)

(۳) ہمارا رب اس بات سے متعجب ہوتا ہے کہ بعض اوقات بندے اسکی رحمت سے ناامید ہوجاتے ہیں حالانکہ اُسکا فضل قریب آرہا ہوتا ہے وہ تمہیں دیکھتا ہے کہ تم سخت عاجز آگئے ہو اور ہنس پڑتا ہے اسلئے کہ وہ جانتا ہے کہ تمہاری خوشی قریب ہے۔

(۴) ٥٢ لا تزال جهنم يلقى فيها وتقول هل من مزيد حتى يضع رب العزة فيها قدمه (وفى رواية عليها قدمه) فينزوى بعضها الى بعض وتقول قط قط (متفق عليه)

(۴) جہنم میں مسلسل دوزخی ڈالے جائینگے اور وہ برابر کہتی رہیگی "کچھ اور بھی ہے؟" حتیٰ کہ اللہ عزوجل اپنا قدم مبارک اُسکے اندر رکھدیگا اور ایک روایت کے مطابق اسکے اوپر رکھدیگا، تو وہ آپسمیں سُکڑ جائیگی اور کہنے لگیگی "بس بس"۔

اور فرمایا:

٥٣ يقول الله يا ادم فيقول لبيك و سعديك فينادى بصوت ان الله يامرك ان تخرج من ذريتك بعثا الى النار - (متفق عليه)

قیامت کے روز اللہ تعالیٰ فرمائیگا "اے آدم!" وہ بولینگے "حاضر ہوں یا اللہ تیری خدمت میں تیرے حکم کی بجاآوری کیلئے کھڑا ہوں" اسوقت پروردگار بلند آواز سے پکاریگا کہ اللہ کا حکم ہے کہ تو اپنی اولاد میں سے ایک ٹکڑا دوزخ کیطرف بھیجدے"۔

ایکدفعہ ایک مریض کیلئے رسولِ خدا صلعم نے یوں دعا کی:

٥٤ ربنا الله الذى فى السماء تقدس اسمك امرك فى السماء والارض كما رحمتك فى السماء اجعل رحمتك فى الارض اغفرلنا حوبتنا وخطايانا انت رب الطيبين انزل رحمة من رحمتك وشفاء من شفاءك على هذا الوجع - (ابوداؤد)

اے ہمارے پروردگار اللہ! جو آسمان میں ہے تیرا نام پاک ہے تیرا حکم آسمان میں بھی ہے اور زمین میں بھی جس طرح آسمان میں تیری رحمت ہے اُسیطرح زمین میں بھی اپنی رحمت نازل کر، ہمارے گناہ اور قصور بخشدے تو پاک لوگوں کا رب ہے، اپنے بحرِ رحمت میں سے رحمت اور اس درد پر اپنی شفا میں سے شفا نازل کر۔

اور فرمایا:

الا تامنونى وانا امين من فى السماء - (ترجمہ) کیا تم مجھے امین نہیں ٹھیراتے، حالانکہ

٥١ تعجب باریتعالیٰ - ٥٢ اللہ تعالیٰ کا قدم - ٥٣ ندا - ٥٤ اللہ آسمان پر ہے۔

ہیں اُس ذات کا امین ہوں جو آسمان میں ہے۔ (بخاری وغیرہ)۔ ابوداؤد اور ترمذی وغیرہ کی حدیث کا ایک ٹکڑا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا: "والعرش فوق ذالك والله فوق ذالك والله فوق[۵۱] عرشه وهو يعلم ما انتم عليه"۔ (ترجمہ) اسکے اوپر عرش ہے اور عرش کے اوپر اللہ ہے اور جس حالت میں تم ہو وہ جانتا ہے۔

ایک لونڈی سے آپ نے پوچھا "این الله" اللہ کہاں ہے؟ اُس نے کہا "فی السماء" آسمان میں ہے۔ پھر فرمایا "من انا" میں کون ہوں؟ اُس نے عرض کی "رسول الله" آپ اللہ کے رسول ہیں۔ اِس پر آپ نے لونڈی کے مالک سے فرمایا: "اعتقها فانها مؤمنة" اسے آزاد کر دے کہ یہ مومنہ ہے۔ (مسلم)

نیز فرمایا:

(۱) افضل الاعمال ان تعلم ان[۵۲] الله معك حيثما كنت۔ (حدیث حسن)

(۱) ایمان کا سب سے بڑا درجہ یہ ہے کہ تو اِس بات کو جان لے کہ جہاں کہیں بھی تو ہے اللہ تیرے ساتھ ہے۔

(۲) اذا قام احدكم الى الصلوة فان الله قبل وجهه فلا يبصق قبل وجهه ولا عن يمينه ولكن عن يساره او تحت قدمه۔ (متفق علیہ)

(۲) جب تم میں سے کوئی نماز کیلئے کھڑا ہوتا ہے تو اسکے سامنے اللہ تعالیٰ ہوتا ہے لہذا وہ نہ سامنے تھوکے اور نہ دائیں طرف، بلکہ بائیں جانب یا اپنے پاؤں کے نیچے۔

(۳) اللهم رب السماوات السبع و رب العرش العظيم ربنا و رب كل شئ فالق الحب والنوى منزل التوراة والانجيل والقرآن اعوذ بك من شر كل دابة انت اخذ بناصيتها انت[۵۳] الاول فليس قبلك شئ وانت الآخر فليس

(۳) اے اللہ ساتوں آسمانوں اور عرش عظیم کے رب ہمارے اور ہر چیز کے رب! دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے والے، توراۃ انجیل اور قرآن کو نازل کرنیوالے میں ہر جاندار کی شرارت سے جسکو تو نے پیشانی کے بالوں سے پکڑ کر قابو کیا ہوا ہے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ تو سب سے پہلے تھا اور تجھ سے پہلے کوئی چیز نہ تھی، سب کے بعد بھی تو ہی ہوگا تیرے بعد کوئی چیز نہ ہوگی۔ تو سب سے

[۵۱] اللہ عرش پر ہے۔ [۵۲] اللہ کی معیت۔ [۵۳] اول آخر ظاہر باطن سب اللہ کی صفتیں ہیں۔

بعدك شئ وانت الظاهر فليس فوقك شئ وانت الباطن فليس دونك شئ اقض عنّي الدّين واغنني من الفقر۔ (رواہ مسلم)

زیادہ بلند ہے، تجھ سے بالاتر کوئی چیز نہیں چھپی چیزوں کو سب سے زیادہ تو جاننے والا ہے، تیرے احاطۂ علم سے باہر کوئی چیز نہیں۔ مجھ سے قرضہ دور کر اور محتاجی سے بے پروا کر۔

ایکدفعہ آپ کے اصحابؓ نے بلند آواز سے اللہ کو یاد کرنا شروع کیا۔ آپ نے فرمایا:

ایھا[51] الناس اربعوا علی انفسکم فانکم لا تدعون اصم ولا غائبا انما تدعون سمیعا قریبا ان الذی تدعونہ اقرب الی احدکم من عنق راحلتہ۔ (او کما قال متفق علیہ)

لوگو! اپنے نفسوں پر نرمی کرو (یعنی آہستہ ذکر کرو) کیونکہ تم کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکار رہے، بلکہ اُس ذات کو پکار رہے ہو جو سُنتی بھی ہے اور قریب ہے جسکو تم پکار رہے ہو، وہ تو تمہاری سواری کے جانور کی گردن سے بھی زیادہ تمہارے نزدیک ہے۔

نیز فرمایا:

انکم[52] سترون ربکم کما ترون القمر لیلۃ البدر لا تضامون فی رؤیتہ فان استطعتم ان لا تغلبوا علی صلوٰۃ قبل طلوع الشمس وصلوٰۃ بعد غروبھا فافعلوا۔ (متفق علیہ)

تم بہشت میں اپنے رب کو اسطرح آسانی سے دیکھ سکو گے جیسا کہ تم چودھویں رات کے چاند کو دیکھتے ہو۔ (چونکہ وہ بہت بڑا اور بلند ہوتا ہے اسلئے اسکے دیکھنے میں تم ایک دوسرے سے مزاحم نہیں ہوتے) تو اگر تم سورج نکلنے سے پہلے اور غروب ہونیکے بعد نماز پڑھ سکو تو ضرور پڑھو۔

اہلسنت کا توسط

مذکورہ بالا احادیث کے علاوہ اور بھی کئی حدیثیں ہیں جنمیں رسول اللہ صلعم نے اللہ عزوجل کے اوصاف بیان فرمائے ہیں۔ الغرض فرقہ ناجیہ اہلسنت والجماعت ان اوصاف کو بھی اسیطرح مانتا ہے، جیسے انکو جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بتلائے، نہ اُن میں تاویل کرتا، نہ خدا کی ذات کو اُن سے خالی جانتا اور نہ اُنکی کیفیت اور مثالیں بیان کرتا ہے۔ بلکہ جس طرح اہل اسلام تمام امتوں میں معتدل امت ہیں، اسی طرح اہلسنت تمام اسلامی فرقوں میں معتدل

[51] سمیع اور قریب۔ [52] رویت باریتعالیٰ۔

فرقہ ہیں۔ مثلاً اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی **صفات** کے بارہ میں اہلِ سنت، اہلِ تعطیل[51] جہمیہ اور اہلِ تمثیل مشبہہ کے درمیان ہیں۔ **خلق اور امر** کے بارہ میں قدریہ[52] اور جبریہ کے درمیان، **عذاب اور عقاب** کے متعلق مرجیہ[53] اور وعیدیہ کے درمیان، جو قدریہ وغیرہ کا ایک فرقہ ہے۔ **ایمان اور دین** کے بارہ میں حروریہ[54] ومعتزلہ اور مرجیہ وجہمیہ کے درمیان، اور **صحابہ** کرام کے بارہ میں خوارج[55] اور روافض کے درمیان۔

اللہ تعالیٰ کا عرش پر ہونا

ایمان باللہ کی جو جزئیات ہم نے ذکر کی ہیں ان میں وہ عقیدہ بھی شامل ہے، جسکے متعلق خود اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں خبر دی ہے، نیز رسول اللہ صلعم سے متواتر حدیثیں آئی ہیں، اور جس پر سلف صالحین کا اجماع ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ آسمان

---

[51] اہل تعطیل جہمیہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کے اسماء وآیات میں الحاد کرتے ہیں، اور ان صفات کے حقائق کی نفی کرتے ہیں جن کے ساتھ اللہ نے اپنی ذات کو موصوف کیا۔ حتیٰ کہ اللہ کی ذات کو معدوم اور مردہ چیز سے تشبیہ دیتے ہیں۔ اہل تمثیل وہ فرقہ ہے جو اللہ کیلئے مثالیں بیان کرتا ہے، اور اُسے مخلوق سے تشبیہ دیتا ہے۔ (ماخوذ از ترجمہ اردو الوصیۃ الکبریٰ مصنفہ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ) [52] قدریہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی قدرت اور مشیت کی تکذیب کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ انسان اپنے افعال کا خود خالق ہے۔ جبریہ وہ ہیں جو انسان کو مجبور محض سمجھکر اُسے مشیت، قدرت اور عمل سے خالی جانتے ہیں۔ (الوصیۃ الکبریٰ) [53] مرجئہ کہتے ہیں کہ ایمان فاسقین کا بھی انبیاء کے ایمان کی طرح ہے، انکے نزدیک اعمال صالحہ دین کی جزو نہیں، یہ لوگ کلیتہً وعید اور عقاب سے انکار کرتے ہیں۔ وعیدیہ کہتے ہیں کہ کبیرہ گناہ کا ارتکاب کرنیوالے خواہ مسلمان ہی ہوں ہمیشہ دوزخ میں رہینگے۔ انکو بالکل ایمان سے خارج سمجھتے ہیں۔ (الوصیۃ الکبریٰ) [54] فرقہ حروریہ خوارج کی ایک قسم ہے، یہ لوگ کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص ایک دفعہ جھوٹ بولے یا کبیرہ اور صغیرہ گناہ کرے اور بغیر توبہ کے اسی حالت میں مر جائے وہ کافر ہوتا ہے، اور ہمیشہ دوزخ میں رہیگا۔ اسی کے قریب معتزلہ ہیں جو کہتے ہیں کہ انسان کبیرہ گناہ سے کافر ہوجاتا ہے اور جسقدر نیکیاں وہ پہلے کرچکا ہوتا ہے سب باطل ہوجاتی ہیں۔ دوسری طرف جہمیہ ہیں جو کہتے ہیں کہ صرف تصدیق قلب کے ساتھ ایمان کامل ہوجاتا ہے اور کبیرہ کے ارتکاب سے انسان مطلق فاسق نہیں ہوتا۔ مرجئہ کہتے ہیں کہ فاسقین کا ایمان بھی انبیاء کے ایمان کے برابر ہوتا ہے (غنیۃ الطالبین) [55] خوارج حضرت علیؓ کو کافر کہتے ہیں (نعوذ باللہ منہا) اور ساتھ ہی حضرت عثمانؓ کو بھی۔ روافض صرف حضرت علیؓ کو ہی امام معصوم مانتے ہیں، باقی صحابہ کرام کو فاسق اور ظالم بتاتے ہیں۔ (الوصیۃ الکبریٰ)

نوٹ۔ جو حضرات ان فرقوں کے عقاید بالتفصیل دیکھنا چاہیں وہ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی کتاب الوصیۃ الکبریٰ کا اردو ترجمہ طلب فرمائیں۔ قیمت آٹھ آنہ۔ (۸/)

کے اوپر عرش پر ہے، اور تمام مخلوقات سے بلند ہے، با اینہمہ وہ قریب ہے، اور جو کچھ مخلوق کر رہی ہے سب جانتا ہے چنانچہ اس آیت میں دونوں چیزیں جمع کر دیں :

هُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِي سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ۔ (حدید)

وہی قادر مطلق ہے جس نے چھ دن میں آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا پھر عرش بریں پر استوی کیا، جو چیز زمین میں داخل ہوتی اور جو چیز زمین سے باہر آتی ہے، اور جو چیز آسمان سے اترتی اور جو چیز آسمان کی طرف چڑھتی ہے وہ سب کچھ جانتا ہے، اور تم لوگ کہیں بھی ہو وہ تمہارے ساتھ ہے اور جو کچھ تم کیا کرتے ہو اللہ اس کو دیکھ رہا ہے

اور "هُوَ مَعَكُمْ" کے یہ معنی نہیں کہ وہ مخلوق میں حلول کئے ہوئے ہے، کیونکہ لغت اس معنی کی تائید نہیں کرتی، اور یہ بات سلف صالحین کے اجماع اور اللہ کی اس فطرت کے خلاف ہے جس پر اس نے مخلوق کو پیدا کیا۔ بلکہ چاند کو دیکھو کہ اللہ کی نشانیوں میں سے ایک چھوٹی سی نشانی اور مخلوقات میں سے ایک چھوٹی سی مخلوق ہے آسمان میں رکھا گیا ہے اور برابر مسافر کے ساتھ ساتھ رہتا ہے جہاں کہیں وہ ہوتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ عرش کے اوپر ہے، مخلوقات کا نگران حال اور محافظ ہے، اور اُسکی طرف دیکھ رہا ہے، غرضیکہ ان تمام باتوں کو لئے ہوئے ہے جو اسکی ربوبیت کے لوازمات ہیں۔ اور اس قسم کے تمام کلام کو جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات پاک کے عرش پر ہونے اور سمیت اُسکے مخلوق سے قریب ہونے کا ذکر کیا ہے اپنی حقیقت پر ثابت رکھنا چاہئے یعنی جو سادہ مفہوم الفاظ سے ظاہر ہو رہا ہے وہی اختیار کیا جائے، تاویل کی حاجت نہ پڑے، البتہ جو جھوٹے ظن پیدا ہو سکتے ہیں (مثلاً اللہ کے عرش پر ہونے کی کیفیت کیا ہے؟) ان سے اللہ کی ذات کو بری رکھا جائے۔ اور عرش پر ماننے کے ساتھ یہ بھی مانا جائے کہ وہ مخلوق سے قریب ہے۔ جیساکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ، اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ

اور (اے پیغمبر!) جب ہمارے بندے تم سے ہمارے بارے میں سوال کریں تو انکو سمجھادو کہ ہم انکے پاس ہیں، جب کبھی کوئی ہم سے دعا کرے تو ہم دعا کرنیوالے کی دعا کو قبول کرتے

لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ - (بقرہ) | ہیں تو انکو چاہیئے کہ ہمارا حکم بھی مانیں اور ہم پر ایمان لائیں تاکہ وہ سیدھے رستے لگ جائیں۔

نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ان الذی تدعونہ اقرب الی احدکم من عنق راحلتہ"
(ترجمہ) جس ذات کو تم پکارتے ہو وہ تمہاری سواری کی گردن سے بھی زیادہ تمہارے نزدیک ہے۔
کیونکہ کتاب و سنت میں جو اللہ کا قرب اور معیت بیان کیگئی ہے، وہ اللہ کے بلند اور اوپر ہونے کے مخالف نہیں۔ اسلئے کہ اللہ ایسی ذات ہے کہ کوئی چیز بھی کسی صفت میں اسکے مشابہ نہیں ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ "ھو علی فی دنوہ قریب فی علوہ" یعنی باوجود قریب ہونے کے بلند ہے اور باوجود بلند ہونے کے قریب ہے۔

عقیدۂ دوم۔ فرشتوں پر ایمان لانا

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس رسالہ کی ابتدا میں عقائد اہل سنت کی چھ شاخیں قرار دی ہیں، جن میں پہلی چیز ایمان باللہ ہے، وہ تو عقیدۂ اوّل میں بیان ہو چکی دوسری چیز فرشتوں پر ایمان لانا ہے۔ لیکن اس چیز پر امام موصوفؒ نے زیادہ روشنی نہیں ڈالی تمہید میں ایک لفظ "ایمان بالملائکہ" ذکر کر دیا بس اسی پر اکتفا کیا۔ چنانچہ ایمان باللہ کے بعد "ایمان بالکتب و الرسل" کی بحث شروع کر دی۔ ہمارے خیال میں عقیدۂ اوّل ایمان باللہ کے ضمن میں ہی امام موصوفؒ نے "ایمان بالملائکہ" کا ذکر بھی کر دیا ہے۔ چنانچہ حسبِ ذیل آیات جو اپنے اپنے موقعہ پر مع ترجمہ بعض صفاتِ الٰہی کے اثبات میں بیان ہوئی ہیں ملائکہ کے وجود پر بھی دلالت کرتی ہیں:

(۱) هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِیْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ الآیہ (صفحہ ۸)
(۲) هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ الآیہ (صفحہ ۸)
(۳) يَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَ نُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ تَنْزِيْلًا - (صفحہ ۸)
(۴) بَلٰى وَ رُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُوْنَ - (صفحہ ۹)
(۵) كَلَّآ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا وَّ جَآءَ رَبُّكَ وَ الْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا (صفحہ ۔ سن ہذا الباب من المترجم)

عقیدۂ سوم و چہارم۔ اللہ کی کتابوں اور رسولوں پر ایمان لانا

اللہ اور اللہ کی کتابوں پر ایمان لانے کی ایک شق یہ ہے کہ قرآن مجید کو اللہ کا کلام مانا جائے جو اُسکی طرف سے نازل ہوا، اسے مخلوق نہ کہا جائے۔ نیز یہ عقیدہ رکھا جائے کہ قرآن مجید کی ابتدا بھی اللہ کی طرف سے ہے اور بالآخر اللہ ہی کی طرف لوٹیگا، اور حقیقت میں اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ کے ساتھ کلام کیا۔ پھر یہ بھی ماننا چاہیئے کہ یہ قرآن جو اللہ تعالیٰ نے محمد صلعم پر نازل کیا، اسکے الفاظ بعینہٖ اللہ کا کلام ہیں غیر کا کلام نہیں۔ یہ کہنا جائز نہیں کہ یہ اللہ کے کلام کا مطلب ہے یا اُسکی تعبیر ہے۔ حتیٰ کہ لوگ جب اسے پڑھکر اپنی زبان پر جاری کرتے ہیں، یا مصاحف میں لکھتے ہیں، اس وقت بھی نہیں کہا جائیگا کہ یہ حقیقت میں اللہ کا کلام نہیں اسلئے کہ کلام اسی شخص کا ہوتا ہے جس سے وہ ابتداءً صادر ہوا نہ اُس شخص کا جس نے بطور پیغام پہنچانے کے اُسے اپنی زبان سے ادا کیا۔ ہم نے اسجگہ اللہ اور اللہ کی کتابوں اور رسولوں پر ایمان لانے کے سلسلے میں جو باتیں ذکر کی ہیں اُن میں ایک چیز یہ بھی ہے کہ مومن اللہ تعالیٰ کو قیامت کے دن اپنی آنکھوں سے اس طرح کھلے طور پر دیکھیں گے جیسے سورج کو، جبکہ اُسکے گرد بادل نہ ہوں، اور جیساکہ چودھویں رات کے چاند کو آسانی سے بغیر ایکدوسرے سے مزاحمت کرنیکے دیکھ سکتے ہیں۔ پہلی مرتبہ اسوقت دیکھیں گے جب میدانِ محشر میں کھڑے ہونگے، اسکے بعد دوسری مرتبہ جنت میں داخل ہوکر حسبِ مشیئتِ ایزدی دیدار کرینگے۔

عقیدۂ پنجم۔ آخرت پر ایمان لانا

روزِ قیامت پر ایمان لانے میں ان تمام واقعات کا ماننا ضروری ہے جنکے متعلق نبی صلعم نے فرمایا کہ مرنے کے بعد پیش آئینگے۔

عذاب قبر

اہلِ سنت مانتے ہیں کہ قبر میں ایمان کا امتحان ہوگا، اور ناکام رہنے پر عذاب اور کامیاب ہونے پر راحت نصیب ہوگی۔ امتحان اس طرح ہوگا کہ قبر میں ہر شخص سے پوچھا جائیگا "مَنْ

رَبُّكَ وَمَا دِيْنُكَ وَمَنْ نَبِيُّكَ۔ (ترجمہ) تیرا رب کون؟ تیرا دین کیا؟ اور تیری طرف کونسا نبی بھیجا گیا؟ اُسوقت ایمانداروں کے دل کو اللہ تعالیٰ پائیدار قول (کلمہ طیبہ) کے ذریعہ سے مضبوط کریگا۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ مومن بول اُٹھیگا "اَللّٰهُ رَبِّيْ وَالْاِسْلَامُ دِيْنِيْ وَمُحَمَّدٌ نَبِيِّيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ" (ترجمہ) میرا رب اللہ ہے میرا دین اسلام ہے اور میری طرف حضرت محمد صلعم نبی ہوکر آئے۔ اور جس شخص کے دل میں شک ہوگا وہ کہیگا، ہائے ہائے میں تو کچھ نہیں جانتا، میں نے لوگوں سے سُنا کہ وہ کچھ کہا کرتے تھے تو میں بھی ایسا ہی کہتا رہا۔ ایسے شخص کو لوہے کی گرزوں سے پیٹا جاتا ہے وہ ایسا چلاتا ہے کہ سوائے انسان کے ہر چیز سُنتی ہے، اگر انسان بھی کہیں سُن لے تو بیہوش ہوکر گر پڑے۔ اس امتحانِ قبر کے بعد یا تو قیامت تک خوشی نصیب ہوتی ہے یا عذاب۔

کیفیتِ حشر

اس واقعہ کے بعد روحیں دوبارہ جسموں میں داخل کردیجائینگی آخرکار وہ **بڑی قیامت** قائم ہوگی جسکی خبر اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلعم کی زبانی قرآن میں دی ہے اور تمام مسلمانوں کا اسپر اجماع ہے۔ لوگ قبروں سے اُٹھکر رب العالمین کے سامنے اس حالت میں حاضر ہونگے کہ پاؤں بھی ننگے ہونگے تمام بدن ننگا ہوگا اور بے ختنہ ہونگے، آفتاب بالکل قریب آجائیگا، لوگ پسینہ میں منہ تک غرق ہوجائینگے، ترازوئیں کھڑی کردی جائینگی اور بندوں کے اعمال تولے جائینگے۔ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فِيْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ۔ (مومنون) (ترجمہ) پھر جن کے نیک عملوں کا پلہ بھاری نکلیگا تو یہی لوگ بامراد ہونگے اور جنکا پلہ ہلکا ٹھیریگا تو یہی لوگ ہیں جنھوں نے اپنے تئیں آپ برباد کرلیا، کہ ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں رہینگے۔ دیوان یعنی نامۂ اعمال بکھیر دئے جائینگے بعض لوگ اپنا نامہ دائیں ہاتھ میں لینگے اور بعض بائیں میں یا پشت کے پیچھے سے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓئِرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ وَنُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا	اور ہم نے ہر آدمی کی برائی بھلائی کو اُسکے ساتھ لازم کرکے اُسکے گلے کا ہار بنادیا ہے اور قیامت کے دن

يَلْقٰهُ مَنْشُوْرًا - اِقْرَاْ كِتٰبَكَ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا۔ (بنی اسرائیل)	ہم اسکا نامۂ اعمال نکالکر اسکے سامنے پیش کردینگے اور وہ اسکو اپنے روبرو کھلا ہوا دیکھ لیگا اور ہم اس سے کہینگے کہ یہ اپنا نامۂ اعمال پڑھ لے اور آج اپنا حساب لینے کے لئے تو آپ ہی بس کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ مخلوق سے حساب لیگا' اپنے مومن بندے کو خلوت میں بلائیگا' اس سے گناہوں کا اقرار کرائیگا' جیساکہ کتاب و سنت میں آیا ہے۔ باقی رہے کفار' تو اُن کا حساب ان لوگوں کی طرح نہیں ہوگا جن کی نیکیاں اور بدیاں الگ الگ تولی جائینگی' اسلئے کہ کفار کی نیکیاں تو ہونگی ہی نہیں' بلکہ اُن کے اعمال کا شمار کیا جائیگا' موقف میں کھڑا کرکے ان سے اقرار لیا جائیگا اور اُسکے بعد اُنہیں بدلہ دیا جائیگا۔

میدانِ محشر میں حضرت محمد رسول اللہ صلعم کا حوض کوثر ہوگا جسپر لوگ پانی پینے کے لئے اُترینگے۔ اُسکا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے' اسکے برتن اتنے ہیں جتنے آسمان میں ستارے۔ اسکا طول اور عرض ایک ایک ماہ کی مسافت ہے۔ جو شخص اس سے ایک گھونٹ پی لیگا اُسے اُسکے بعد کبھی پیاس نہ لگیگی۔

جہنّم کی پشت پر ایک راستہ ہوگا' یہ وہی پُل ہے جو جنّت اور دوزخ کے درمیان ہے' اپنے اپنے اعمال کے موافق لوگ اُس پر سے گزرینگے' بعض طرفۃ العین میں گزر جائیں گے' بعض بجلی کی طرح' بعض ہوا کی طرح' بعض تیز گھوڑے کی طرح' اور بعض سواری کے اونٹوں کی طرح' بعض لوگ دوڑ دوڑ کر' بعض معمولی رفتار سے' اور بعض چوتڑوں کے بل گھسٹ گھسٹ کر چلینگے' بعض کو پُل کے کنڈے اُچک لینگے اور جہنّم میں ڈالدئے جائینگے۔ کیونکہ پُل پر کنڈے لگے ہونگے جو لوگونکو بداعمالیوں کی وجہ سے جھپٹ لینگے۔ پس جو شخص اس پُل پر سے گزر جائیگا جنّت میں داخل ہو جائیگا' لیکن اس پُل کے عبور کرچکنے کے بعد بھی ایک اَور پُل پر' جو بہشت اور دوزخ کے درمیان ہے' ٹھیرائے جائینگے۔ وہاں بعض لوگونکو بعض سے بدلا دلایا جائیگا۔ الغرض جب گناہ کی آلائش سے بالکل صاف اور سُتھرے کردئے جائیں گے تو جنّت میں داخل ہونے کا حکم پائینگے۔ اور سب سے پہلے جو مقدس ہستی بہشت کا دروازہ کھلوائیگی

اور جنت میں داخل ہوگی وہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود گرامی ہوگا۔

شفاعت

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام قیامت میں تین موقعوں پر شفاعت فرمائینگے۔ پہلی شفاعت اُسوقت کرینگے جب لوگ موقف میں کھڑے کھڑے تنگ آکر انبیاء مثلاً حضرت آدمؑ، نوحؑ، ابراہیمؑ، موسیٰؑ، عیسیٰ بن مریمؑ کی طرف سفارش کیلئے جائینگے۔ وہ اس سفارش کو ایک دوسرے کی طرف لوٹائینگے حتیٰ کہ آپ تک آکر ختم ہوجائیگی، آپ سفارش فرمائینگے تو بندوں کا حساب شروع ہوجائیگا۔ دوسری شفاعت حساب ہوچکنے کے بعد فرمائینگے، اسکا مطلب یہ ہوگا کہ بہشتی لوگوں کو بہشت میں داخل ہونیکا اذن دیا جائے۔ یہ دونوں شفاعتیں آپ کے ساتھ خاص ہیں تیسری شفاعت وہ ہے جو آپ دوزخ کے مستحقین کیلئے کرینگے کہ وہ دوزخ میں داخل نہ ہونے پائیں یا داخل ہوگئے ہوں تو نکال لئے جائیں۔ اس سفارش کی اجازت میں آپ کے ساتھ باقی تمام انبیاء اور صدیقین بھی شامل ہیں۔ بعض اقوام کو اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل ورحمت سے بغیر کسی کی شفاعت کے نکال لیگا۔ جب اہل دنیا جنت میں داخل ہوجائینگے تو کچھ جگہ باقی بچ رہیگی، اسکے پُر کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ بعض نئی قومیں پیدا کرکے جنت میں داخل کردیگا۔ الغرض آخرت میں پیش آنے والے طرح طرح کے واقعات مثلاً حساب وعتاب، اور بہشت اور دوزخ وغیرہ کا اور اُنکے تفصیلی حالات کا پتہ کتبِ سماوی اور اُس علم کے بقیہ نشانات سے بخوبی چلتا ہے جو انبیاء علیہم السلام سے منقول ہے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے میراثِ علم یعنی احادیث میں تو اُن کا شافی اور کافی ذخیرہ موجود ہے۔ جو شخص اسکی تلاش کریگا پالیگا۔

عقیدۂ ششم۔ تقدیر پر ایمان لانا

اہلسنت والجماعت کا فرقۂ ناجیہ اس بات کو بھی مانتا ہے کہ نیکی اور بدی کا اندازہ اللہ کی طرف سے ہے۔

ایمان بالقدر کے دو درجے ہیں اور ہر درجہ دو چیزوں پر مشتمل ہے۔ پہلا درجہ اس بات کا ماننا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے قدیمی علم کے ذریعے سے جسکے ساتھ وہ ازل سے ابد تک موصوف ہے

جان لیا کہ مخلوق یہ یہ عمل کریگی، جسقدر فرمانبرداری اور نافرمانی کے کام اُس سے سرزد ہونے تھے اور جتنا جتنا رزق اور عمریں اسے ملنی تھیں، تمام باتوں کو اللہ نے جان لیا۔ اسکے بعد اللہ تعالیٰ نے لوح محفوظ میں مخلوقات کی تقدیریں لکھیں۔ اسطرح کہ سب سے پہلے قلم کو پیدا کر کے کہا "لکھ" اُسنے کہا "کیا لکھوں"؟ فرمایا کہ "قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے سب لکھدے"۔ تو اب جو کچھ انسان کو پہنچ رہا ہے یہ اُسے ضرور ہی پہنچ کر رہنا تھا، ممکن نہیں کہ نہ پہنچتا، اور جو نہیں پہنچا وہ اسکے نصیب میں ہی نہیں تھا قلم خشک ہو گئے اور تقدیر کے صحیفے لپیٹ دیئے گئے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا:

(۱) اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِنَّ ذٰلِكَ فِيْ كِتَابٍ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ۔ (حج)

(۱) کیا تم نہیں جانتے کہ جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے اللہ اس سے بخوبی واقف ہے اسمیں کچھ شک نہیں کہ یہ سب باتیں کتاب لوح محفوظ میں موجود ہیں اور یہ سب کچھ اللہ کے لئے آسان ہے۔

(۲) مَا اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا۔ (حدید)

(۲) لوگو! جتنی مصیبتیں روئے زمین پر نازل ہوتی ہیں اور جو خود تم پر نازل ہوتی ہیں وہ سب اُنکے پیدا کرنے سے پہلے ہم نے کتاب میں لکھ رکھی ہیں۔

یہ تقدیر جو اللہ کے علم کے موافق جاری ہے، کسی جگہ مجمل طور پر کام کر رہی ہے اور کسی جگہ مفصل طور پر، مثلاً لوح محفوظ میں اللہ نے ایکدفعہ جو کچھ چاہا لکھدیا۔ پھر جب رحم میں بچے کا جسم بنتا ہے تو روح پھونکنے سے پہلے اسکے پاس فرشتہ بھیجتا ہے، جسے چار باتوں کا حکم دیتا ہے۔ اُسے کہا جاتا ہے کہ اس شخص کا رزق، مدت حیات، عمل اور یہ کہ بدبخت ہوگا یا نیکبخت وغیرہ وغیرہ سب کچھ لکھ۔ اس قسم کی تقدیر کا پرانے زمانے کے قدریہ فرقہ کے بعض اہل افراط انکار کرتے تھے۔ لیکن آجکل اس سے انکار کرنیوالوں کی تعداد کم ہے۔

ایمان بالقدر کا دوسرا درجہ یہ ہے کہ ہر کام کے ساتھ ساتھ اللہ کی مشیئت اور قدرت جاری اور ساری ہے۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ اللہ نے جو کچھ چاہا ہو گیا اور جو نہ چاہا نہ ہوا۔ آسمان اور زمین میں کوئی حرکت اور سکون اُسکی مشیت کے بغیر نہیں ہوتی۔ اُسکی سلطنت میں وہی بات واقع ہوتی ہے

جو وہ چاہتا ہے۔ ہر چیز پر، موجود ہو یا معدوم اللہ تعالیٰ قادر ہے۔ آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے اُسکا خالق اور ربّ سوائے اللہ کے اور کوئی نہیں۔ اُس نے بندوں کو اپنی اور اپنے رسول صلعم کی فرمانبرداری کا حکم دیا ہے اور نافرمانی سے منع فرمایا۔ پرہیزگاروں، نیکوں اور انصاف کرنے والوں سے محبّت رکھتا ہے[1]، ایمانداروں اور اچھے عمل کرنیوالوں سے راضی اور قانونِ الٰہی کے توڑنے والوں سے ناراض ہوتا ہے۔ نہ بےحیائی کے کاموں کا حکم دیتا، نہ اپنے بندوں کیلئے کفر پسند کرتا اور نہ فساد کو اچھا سمجھتا ہے۔ حقیقت میں بندے اپنے افعال کے فاعل ہیں اور اللہ تعالیٰ اُن کے افعال کا خالق ہے۔ مومن اور کافر، نیک اور بد، نمازی اور روزہ دار، سب بندے ہیں۔ بندوں کو اپنے اعمال پر قدرت بھی حاصل ہے اور ارادہ بھی۔ ہاں بندوں کا اور بندوں کی قدرت اور ارادہ کا خالق اللہ تعالیٰ ہے چنانچہ فرمایا[2]: لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّسْتَقِيْمَ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ۔ (ترجمہ۔ یہ قرآن اُسی کو مفید ہو سکتا ہے) جو تم میں سے سیدھے رستے پر چلنا چاہے اور تم کچھ بھی نہیں چاہ سکتے مگر یہ کہ اللہ چاہے جو تمام جہان کا پروردگار ہے

تقدیر کے اس دوسرے درجہ کی اکثر قدریہ تکذیب کرتے ہیں جنہیں نبی صلعم نے اس امت کے مجوس فرمایا۔ قدریہ کے بالمقابل ایک گروہ اہلِ اثبات کا ہے جو اللہ کی تقدیر کا یہانتک قائل ہے کہ بندے کو بالکل بے اختیار اور مجبور خیال کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اللہ کے افعال اور احکام میں کوئی حکمت اور مصلحت نہیں۔

اہلِ سنّت کے متفرق عقاید

ایمان کی حقیقت

فرقۂ ناجیہ اہلسنّت کا ایک عقیدہ یہ بھی ہے کہ دین اور ایمان قول اور عمل کا مجموعہ ہے۔

---

[1] یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ مشیتِ الٰہی اور چیز ہے اور محبت اور رضا اور۔ دنیا میں کئی کام بتقاضائے مشیتِ الٰہی ہو رہے ہیں لیکن ضروری نہیں کہ اللہ انکو پسند بھی کرتا ہو۔ کفر اور فسق سب کچھ اللہ کی مشیت سے ہو رہا ہے لیکن اللہ کو پسند نہیں۔ رضا اور محبت صرف ایمان اور عمل صالح کے ساتھ وابستہ ہے۔ عوام الناس ان دونوں باتوں میں امتیاز نہیں کرتے اسلیئے خدا کے احکام اور مصالح پر اعتراض کرتے ہیں۔ [2] ایک ہی آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی اور اپنے بندوں، دونوں کی مشیت کو واضح کر دیا۔ اور بتلا دیا کہ اللہ کی مشیت بندوں کی مشیت پر غالب ہے۔

پھر قول[۵۱] یا دل کا ہوگا یا زبان کا، اسی طرح عمل بھی یا دل کا ہوگا یا زبان اور دیگر اعضاء و جوارح کا۔ نیز ایمان طاعت سے بڑھتا اور گناہ سے کم ہوتا ہے۔ لیکن باوجود اسکے خوارج کی طرح محض معاصی اور کبیرہ گناہوں کے ارتکاب سے اہل قبلہ کو کافر نہیں کہتے، بلکہ انکے نزدیک ایمانی اخوت گناہوں کے ہوتے ہوئے بھی قائم رہتی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آیۂ قصاص میں فرمایا: فَمَنْ[۵۲] عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ (بقرہ) (ترجمہ۔ پھر جس قاتل کو اُسکے بھائی طالب قصاص سے کوئی جزو قصاص معاف کر دیا جائے) نیز فرمایا:

وَإِن[۵۳] طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا فَإِن بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَىٰ فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّىٰ تَفِيءَ إِلَىٰ أَمْرِ اللَّهِ فَإِن فَاءَتْ فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ۔ (الحجرات)

اور اگر (تم) مسلمانوں کے دو فرقے آپس میں لڑ پڑیں تو اُن میں صلح کرا دو پھر اگر ان میں کا ایک فرقہ دوسرے پر زیادتی کرے تو جو زیادتی کرتا ہے تم بھی اس سے لڑو یہاں تک کہ وہ حکم خدا کیطرف رجوع لائے، پھر جب رجوع لے آئے تو فریقین میں برابری کے ساتھ صلح کرا دو اور انصاف کو ملحوظ رکھو، بیشک اللہ انصاف کرنیوالوں کو دوست رکھتا ہے، مسلمان تو بس آپسمیں بھائی بھائی ہیں۔

اسی طرح کسی ہم ملت فاسق کو معتزلہ کی طرح ایمان کے نام سے بالکل محروم کر کے ہمیشہ کیلئے مستحق دوزخ قرار نہیں دیتے، بلکہ فاسق بھی ایماندار کہلا سکتا ہے، چنانچہ فرمایا: فَتَحْرِيرُ[۵۴] رَقَبَةٍ (ترجمہ تو ایک بردہ آزاد کرے) البتہ کامل مومن نہیں کہلا سکتا، جیساکہ اس آیت میں وارد ہے: إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ (انفال) (ترجمہ، سچے مسلمان تو بس وہی ہیں کہ جب خدا کا نام لیا جاتا ہے تو اُنکے دل دہل جاتے ہیں) اسیطرح حدیث

---

۵۱ دل کا قول کسی چیز کی خالی تصدیق ہے اور دل کا عمل یہ کہ اس چیز کی اتباع کا ارادہ کیا جائے، یا کسی کی نسبت محبت، اخبات اور انابت وغیرہ ہو۔ ۵۲ اس آیت میں اللہ نے مقتول کے وارث کو قاتل کا بھائی ٹھیرایا ہے معلوم ہوا کہ قتل کا مرتکب بھی کافر نہیں ہو جاتا، ورنہ وارث مقتول کو جو مومن ہے قاتل کا بھائی نہ قرار دیا جاتا۔ ۵۳ قتال گناہ ہے پھر بھی اہل قتال کو مومن کہا گیا۔ ۵۴ "تحریر رقبۃ" قرآن شریف میں متعدد جگہ پر بعض ارتکاب کبیرہ کے بعد بطور تعزیر ذکر ہوا ہے، معلوم ہوا کہ مرتکب کبائر بالکلیۃ اسلام سے خارج نہیں ہو جاتا، ورنہ اس پر کفر کے احکام جاری ہوتے نہ شرعی حدود۔

سے بھی اسکے ناقص الایمان ہونے کا پتہ چلتا ہے، فرمایا: "لا یزنی الزانی حین یزنی وھو مؤمن ولا یسرق السارق حین یسرق وھو مؤمن ولا یشرب الخمر حین یشربھا وھو مؤمن ولا ینتھب نھبۃ ذات شرف یرفع الناس الیھا فیھا ابصارھم وھو حین ینتھبھا مومن"

(ترجمہ: جب زانی زنا کرتا ہے تو اُسوقت وہ مومن نہیں ہوتا، اسیطرح چور جب چوری کرتا اور شرابی جب شراب پیتا ہے تو مومن نہیں رہتا، علیٰ ہٰذا القیاس جب کوئی غاصب ایسی چیز لوٹ رہا ہو جس کے مفید ہونیکی وجہ سے لوگوں کا دھیان اُسی میں ہو تو وہ بھی اُسوقت مومن نہیں ہوتا) الغرض اہلسنت ایسے شخص کو یا تو مومن ناقص الایمان کہتے ہیں، یا مومن از روئے اعتقاد اور فاسق بلحاظِ ارتکاب کبیرہ۔ مومن کامل بھی نہیں کہلاسکتا اور بالکلیہ اس نام سے محروم بھی نہیں کیا جاتا

صحابہؓ کے بارہ میں اعتدال

اسیطرح صحابہؓ کو بُرا بھلا کہنے سے بھی اہلسنت والجماعت کے دل اور زبانیں بچی ہوئی ہیں، جیساکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں وہ تلقین فرمائی ہے "وَالَّذِیْنَ جَآءُوْا مِنْ بَعْدِھِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّکَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ"۔ (حشر) (یعنی وہ لوگ جو مہاجرین اولین کے بعد ہجرت کرکے آئے دعائیں مانگا کرتے تھے کہ اے ہمارے پروردگار، ہمارے اور نیز ہمارے ان بھائیوں کے گناہ معاف کر جو ہم سے پہلے ایمان لاچکے ہیں، اور ایسا کر کہ جو لوگ ایمان لاچکے ہیں اُنکی طرف سے ہمارے دلوں میں کسی طرح کا کینہ نہ آنے پائے، اے ہمارے پروردگار، تو بڑا شفقت رکھنے والا مہربان ہے)۔ نیز وہ حضور علیہ السلام کے اس ارشاد پر عمل کرتے ہیں: لا تسبوا اصحابی فو الذی نفسی بیدہٖ لو ان احدکم انفق مثل احد ذھبا ما بلغ مد احدھم ولا نصیفہ (ترجمہ: میرے اصحابؓ کو بُرا نہ کہنا، کیونکہ اس ذات کی قسم جسکے قبضہ میں میری جان ہے کہ تم میں سے کوئی احد کے برابر اللہ کی راہ میں سونا خرچ کردے تو صحابہؓ کے ایک مُد (ایک چھوٹا سا پیمانہ) بلکہ نصف مُد کے برابر بھی نہیں ہوتا) کتاب و سنت اور اجماع امت کی رُو سے صحابہؓ کے جو فضائل اور مراتب ثابت ہیں، سب کو تسلیم کرتے ہیں، چنانچہ جن صحابہؓ نے صلح حدیبیہ سے جسے "فتح مبین" پکارا گیا ہے پہلے فی سبیل اللہ مال اور جان کے ساتھ جہاد کیا، انہیں بہ نسبت ان صحابہؓ کے زیادہ

فضیلت دیتے ہیں جو بعد میں مال اور جان کے ساتھ اللہ کی راہ میں لڑے۔ علیٰ ہذا القیاس انصار پر مہاجرین کو ترجیح دیتے ہیں۔ یہ بھی مانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کے حق میں جو تین سو سے زائد تھے فرمادیا تھا "اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَکُمْ" (الحدیث) (ترجمہ: جو تمہارا دل چاہے کرو کیونکہ میں نے تمہیں بخشدیا) جن صحابہؓ نے درخت کے نیچے آپ سے بیعت کی وہ چودہ سو سے زائد تھے۔ ان میں سے کوئی بھی دوزخ میں نہیں جائیگا۔ بلکہ اللہ ان سے راضی ہوگیا اور وہ اللہ سے راضی ہوگئے، جیسا کہ نبی صلعم نے فرمایا۔ اہلسنت یہ سب کچھ مانتے ہیں۔ نبی صلعم نے جن صحابہؓ کے جنتی ہونے کی گواہی دی مثلاً عشرۂ مبشرہ اور ثابتؓ بن قیس بن شماس وغیرہم۔ انہیں اہلسنت بھی جنتی کہتے ہیں۔

امیر المومنین علیؓ وغیرہ سے جو متواتر نقل چلی آرہی ہے کہ اس امت میں نبی صلعم کے بعد بہترین شخص ابوبکر صدیقؓ ہیں اور انکے بعد عمرؓ اسے بھی تسلیم کرتے ہیں حضرت عثمانؓ کو تیسرا اور علیؓ کو چوتھا درجہ دیتے ہیں، جیسا کہ متفرق آثار سے ثابت ہے۔ نیز صحابہؓ نے علیؓ سے پہلے عثمانؓ کی بیعت پر اتفاق کیا۔ ہاں یہ ہے کہ اہلسنت کے ایک گروہ نے ابوبکرؓ اور عمرؓ تک اتفاق کرنے کے بعد عثمانؓ اور علیؓ کے بارہ میں اختلاف کیا ہے کہ ان میں کون دوسرے پر فضیلت رکھتا ہے۔ ایک قوم نے عثمانؓ کو مقدم کیا اور علیؓ کے بارہ میں یا تو سکوت اختیار کیا یا انہیں چوتھے درجہ پر رکھا۔ دوسری قوم نے علیؓ کو مقدم کیا۔ ایک تیسری قوم ہے جس نے کسی ایک کو دوسرے سے افضل نہیں کہا۔ لیکن بالآخر اہلسنت کا عمومی فیصلہ یہی ہے کہ پہلے عثمانؓ کا درجہ ہے اور اسکے بعد علیؓ کا۔

اور یہ یاد رکھنا چاہئے کہ عثمانؓ اور علیؓ کے متعلق جو اختلاف ہے جبتک اسکا تعلق صرف فضیلت کے ساتھ ہے تبتک تو مخالف گمراہ نہیں ہوتا۔ چنانچہ جمہور اہلسنت کا مذہب یہی ہے۔ لیکن جس اختلاف کی بنا پر مخالف گمراہ ہو جاتا ہے وہ مسئلۂ خلافت ہے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ جمہور کا اتفاق ہے کہ رسولؐ کے بعد سب سے پہلے خلیفہ ابوبکرؓ ہیں، پھر عمرؓ پھر عثمانؓ اور سب کے بعد علیؓ۔ ان ائمہ اربعہ میں سے کسی کی خلافت پر جو شخص طعن کریگا، وہ اپنے گھر کے گدھے سے بھی زیادہ احمق ہوگا۔[۵۱]

۵۱ مثلاً کوئی شخص کہدے کہ عثمانؓ کا درجہ علیؓ سے زیادہ ہے یا علیؓ عثمانؓ سے بہتر ہیں تو اسمیں کوئی حرج نہیں لیکن اگر کوئی شخص عثمانؓ یا علیؓ کی خلافت کو تسلیم نہ کرے تو وہ گمراہ ہے۔

اہل بیت سے محبت

اہل سنت رسول ؐ کے اہل بیت سے محبت اور دوستی رکھتے ہیں۔ غدیر خم کے مقام پر جو ایک روز آپ نے وصیت فرمائی تھی اُسکی پُوری پُوری نگہداشت کرتے ہیں۔ فرمایا: "اذکرکم اللہ فی اھل بیتی۔ اذکرکم اللہ فی اھل بیتی" (ترجمہ: میں تمہیں اپنے اہل بیت کے بارہ میں اللہ کا لحاظ یاد دلاتا ہوں" یہ الفاظ دو مرتبہ فرمائے) ایک مرتبہ آپ کے چچا حضرت عباسؓ نے آپ سے شکایت کی کہ بعض قریشی بنی ہاشم کو ستاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا "والذی نفسی بیدہٖ لایؤمنون حتی یحبوکم للہ ولقرابتی۔ (ترجمہ: اُس اللہ کی قسم جسکے قبضے میں میری جان ہے کہ جب تک یہ لوگ تم سے اللہ کی خاطر اور میرے رشتہ کی وجہ سے محبت نہ کرینگے تب تک ایماندار نہیں ہوسکتے) نیز فرمایا: اِنّ اللہ اصطفیٰ بنی اسماعیل واصطفیٰ من بنی اسماعیل کنانۃ واصطفیٰ من کنانۃ قریشا واصطفیٰ من قریش بنی ھاشم واصطفانی من بنی ھاشم" (ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے بنی اسماعیل کو برگزیدہ کیا، پھر بنی اسماعیل میں کنانہ کو، اور کنانہ میں قریش کو، اور قریش میں بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم میں سے مجھکو چُن لیا)

اسی طرح اُمہات المومنین، ازواج مطہرات سے بھی محبت رکھتے ہیں اور اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ آخرت میں بھی یہ آپکی ازواج ہونگی۔ خصوصاً خدیجہؓ جن سے آپ کی زیادہ تر اولاد ہوئی، یہی پہلے آپ پر ایمان لائیں، آپکے کام میں ممد رہیں، اور آپ کے ہاں ان کا بڑا مرتبہ تھا۔ نیز صدیقؓ کی بیٹی صدیقہؓ جن کے حق میں رسول اللہ صلعم نے فرمایا: "فضل عائشۃ علی النساء کفضل الثرید علیٰ سائر الطعام" (یعنی عائشہؓ کو باقی تمام عورتوں پر وہ فضیلت حاصل ہے جو ثرید[1] کو باقی کھانوں پر) اہلسنت روافض کے طریق سے بھی الگ ہیں جو صحابہؓ سے بغض رکھتے اور انہیں گالیاں دیتے ہیں۔ خوارج سے بھی علحدہ ہیں جو اہل بیت کو زبان سے بھی بُرا کہتے ہیں اور ہاتھوں سے بھی اذیت پہنچاتے ہیں۔

صحابہؓ کے درمیان جو مشہور اختلاف بپا ہوا تھا اُسکے بارہ میں اہلسنت کف اللسان رہتے ہیں۔ ان کا اعتقاد ہے کہ صحابہؓ کی بُرائیوں کے بارہ میں جو روایات مشہور ہوگئی ہیں ان میں بعض تو قطعاً

[1] ایک قسم کا کھانا ہے جو عرب کو سب سے زیادہ مرغوب تھا۔ گوشت کے شوربہ میں گیہوں کی روٹیاں کوٹ کر بنایا جاتا ہے۔

جھوٹی ہیں، اور بعض کی بیشی پڑ جانے کی وجہ سے اصلی صورت سے بالکل بدل گئی ہیں[۱]۔ باقی رہی صحیح حدیثیں، تو انکے متعلق یہ کہا جائیگا کہ صحابہؓ معذور تھے۔ بعض کا اجتہاد صحیح اور بعض کا غلط تھا۔ باوجود اسکے اہلِ سنت کسی صحابیؓ کو گناہ سے، کبیرہ ہو یا صغیرہ، معصوم بھی نہیں جانتے۔ بلکہ ان پر گناہ کا امکان ہوسکتا ہے، البتہ صحابہؓ کے اندر سبقت بالخیرات کے ایسے ایسے اوصاف اور فضائل موجود تھے کہ اگر ان سے کوئی غلطی ہوئی بھی تو وہ اُسکی مغفرت کا سبب بن سکتے ہیں۔ حتّٰی کہ صحابہؓ کے بعد کسی کے گناہ اتنے معاف نہیں کئے جائینگے جتنے کہ ان کے کئے گئے۔ اسلئے کہ انکے

---

[۱] شیخ الاسلام رحمۃ اللہ کی مجتہدانہ طرزِ تحریر کا اندازہ عربی داں، اور ان میں سے بھی وہ اصحاب کر سکتے ہیں جنہیں اللہ نے بصیرت عطا فرمائی ہے۔ جس انداز سے ہر موضوع پر امام موصوف قلم اٹھاتے ہیں وہ انہیں کا مخصوص حصہ ہے ان سطروں کا اصل متن سے مقابلہ کیا جائے تو معلوم ہو جائیگا کہ ہم لوگ حق ترجمہ ادا کرنے سے اُسوقت تک قاصر ہیں جس وقت تک کہ ہمارے دلوں میں اسلام اور مسلمانوں کی خیر خواہی کی اس درجہ تڑپ نہ ہو جسقدر کہ خود امام موصوف میں موجود تھی۔ کہاں حضرت امام کی دلکش تحریر اور کہاں ہماری ٹوٹی پھوٹی اور بے ربط عبارت۔ زمین اور آسمان کا فرق ہے ڈر ہے کہ کہیں مصنف علام کی تحقیر نہ ہو۔ اس رسالہ میں دو مقام خاص طور پر قابلِ غور ہیں۔ ایک صحابہؓ کی فضیلت کا اور ایک آخری ٹکڑہ جو امر بالمعروف سے شروع ہو کر اختتام تک جا پہنچتا ہے۔ عبارت میں کمال درجہ کا زورِ کلام ہے اور نہایت درد سے لکھی گئی ہے۔ ایسی تحریر صرف دماغ کے افکار کا نتیجہ نہیں ہوتی بلکہ انشراحِ صدر سے تعلق رکھتی ہے۔ مولانا ابوالکلام صاحب آزاد نے اپنی سورہ والتین کی تفسیر میں لکھا ہے کہ اقسام القرآن کو جسقدر امام ابن تیمیہؒ و حافظ ابن قیمؒ نے سمجھا کسی دوسرے شخص نے نہ سمجھا۔ آپ کے الفاظ یہ ہیں "سچ تو یہ ہے کہ متاخرین میں یہ فضیلت و مزیت اللہ تعالٰی نے صرف حضرت شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ اور انکے ارشد تلامذہ علامہ ابن قیمؒ کیلئے مخصوص کردی تھی۔ کہ حقائق و معارفِ کتاب و سنت کے جمالِ حقیقی کو بے نقاب کردیں۔ اور جو پردے متاخرین نے یکے بعد دیگرے ڈال دئے ہیں اُنکو اللہ کی بخشی ہوئی قوتِ مجددہ و مصلحہ سے چاک چاک کردیں۔ چنانچہ تاریخ اسلام کے ان دو عظیم الشان انسانوں نے اقسام القرآن کی اس حقیقت کو جا بجا واضح کیا ہے، اور موجودہ زمانے میں سب سے بڑا خوش نصیب انسان وہ ہے جس کے دل کو اللہ ان مصلحین حقیقی کی تصنیفات کے فہم و درس کے لئے کھولدے کہ ان کا نورِ علم مشکوٰۃ نبوت سے براہِ راست ماخوذ تھا۔"

دل تو یہ چاہتا ہے کہ سب سے پہلے امام ابن تیمیہؒ کی مکمل سوانحعمری تیار کرا کے شائع کی جائے۔ لیکن یہ ایسا مشکل کام ہے کہ شاید ہی شعبۂ تالیف و تصنیف میں اسکے مقابل کا کوئی دوسرا کام ہو۔ اسلئے کہ آپ کے حالات ایسے ہیں کہ دنیا کے سامنے آجائیں تو انقلاب پیدا کردیں۔ سیرت ابن تیمیہؒ آپ کے علمی اور عملی کارناموں کا مرقع ہوگی۔ سردست ہمارے ہاں اس اہم اور عظیم الشان مقصد کی تکمیل کا سامان موجود نہیں۔ لیکن اللہ تعالٰی سے امید ہے کہ کسی روز ہماری یہ خواہش پوری ہو جائے گی۔ بالفعل جن اصحاب کے دل میں خواہش ہو کہ امام موصوفؒ کے حالات سے کچھ مناسبت پیدا کرلیں وہ "تذکرہ مولانا ابوالکلام آزاد" منگا کر ضرور مطالعہ کریں۔ یہ کتاب بھی نعمتِ عظمٰی ہے۔

اندر اتنی نیکیاں موجود تھیں جو بعد میں آنے والے کو نصیب نہیں ہوئیں۔ رسول اللہ صلعم کے ارشاد سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ صحابہؓ سب سے بہتر زمانہ میں تھے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کا ایک مُدّ صدقہ بعد میں آنے والوں کے اُحد پہاڑ جتنے سونے کے صدقے سے بھی بہتر ہے۔

دوسری دلیل یہ بھی ہو سکتی ہے کہ بالفرض کسی صحابیؓ سے گناہ صادر ہو بھی گیا تو کیا معلوم کہ اُس نے اُس سے توبہ کر لی ہو یا ایسے نیک عمل کئے ہوں جنکی وجہ سے وہ بُرائی مٹ گئی ہو یا گناہ سے پہلے اسکی نیکیاں اتنی ہوں کہ اُسکا قصور معاف کیا گیا ہو۔ اور اگر ان میں سے کوئی بات بھی نہ ہو تو حضرت محمد صلعم کی سفارش سے تو ضرور ہی معاف ہو جائیگا کیونکہ آپ کی شفاعت کے سب سے زیادہ حقدار صحابہؓ ہیں۔ یا مثلاً دنیا میں اسے کوئی ایسی مصیبت پڑی ہو کہ اُسکے گناہ کا کفارہ بن گئی ہو۔ یہ اسباب جب کبیرہ گناہوں کا کفارہ بن سکتے ہیں تو ان امور کا تو بطریق اولےٰ کفارہ بنینگے جن میں صحابہؓ نے اجتہاد برتا۔ اگر اجتہاد صائب نکلا تو دو اجر ملینگے ورنہ گناہ معاف ہو جائیگا اور ایک اجر مل جائیگا۔

تیسری دلیل یہ ہے کہ **صحابہؓ** جیسی بڑی قوم کے مجموعی فضائل اور محاسن کے مقابلہ میں اگر چند ایک صحابہؓ میں بعض خلافِ فضیلت باتیں پائی بھی گئیں تو انکی مقدار ہی کیا ہے؟ بعینہ اتنی جتنی کہ سمندر میں کوئی چیز ڈبو دی گئی ہو۔ **ان کی زندگی ایمان باللہ، ایمان بالرسولؐ، جہاد فی سبیل اللہ، ہجرت، نصرتِ دین، علم نافع اور عمل صالح کا مرقع تھی۔** جو شخص علم اور بصیرت کے ساتھ صحابہؓ کی سیرت کا بحیثیتِ قوم مطالعہ کریگا اور اللہ نے اپنے احسان سے جو فضائل انہیں عطا فرمائے اُن میں غور کریگا اُسے یقیناً معلوم ہو جائیگا کہ انبیاؑ کے بعد یہ لوگ تمام خلقت میں بہتر تھے۔ ان جیسا نہ کوئی ہوا اور نہ ہوگا۔ کیونکہ قرون ثلٰثہ میں جو لوگ اللہ کے ہاں بہتر سے بہتر اور معزز ترین پائے گئے ان سب میں یہ برگزیدہ تھے۔

تصدیق کراماتِ اولیاء

اہلسنت کا عقیدہ ہے کہ اولیاء کی **کرامات** اور جو چیزیں اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھوں پر بطور خوارقِ عادات جاری کرتا ہے یہ سب سچ ہیں۔ مثلاً ان میں طرح طرح کے علوم، مکاشفات، قوتیں اور تاثیرات پائی جاتی ہیں۔ جیسا کہ سورۂ کہف وغیرہ میں گذشتہ امتوں کے واقعات لکھے ہیں

اور اس امت کے ابتدائی دور میں صحابہؓ، تابعین اور باقی فرقوں میں بھی یہ کرامتیں پائی گئی ہیں اور قیامت تک رہینگی۔

اتباع کتاب و سنت

اہل سنت والجماعت کا یہ بھی خاصہ ہے کہ ظاہر اور باطن ہر حالت میں رسول صلعم کی حدیث پر عمل کرتے ہیں، سابقین اولین یعنی مہاجرین اور انصار کی راہ پر چلتے ہیں اور آپکی وصیت پر عمل کرتے ہیں جو اس حدیث میں مذکور ہے :

علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین من بعدی تمسکوا بھا وعضوا علیھا بالنواجذ وایاکم ومحدثات الامور فان کل بدعۃ ضلالۃ۔	میری اور میرے پیچھے میرے ہدایت یافتہ خلفاء کی سنت پر چلنا، اسے دانتوں کے ساتھ نہایت مضبوطی سے پکڑے رہنا اور نئے نئے کاموں سے بچتے رہنا کیونکہ نئے کام سب کے سب گمراہی ہیں۔

یہ بھی جانتے ہیں کہ سب سے سچا کلام اللہ کا اور سب سے بہتر طریق محمد رسول اللہ کا ہے۔ اللہ کے کلام کو تمام لوگوں کے کلام پر ترجیح دیتے ہیں اور حضرت محمدؐ کے طریق کو ہر شخص کے طریق پر مقدم رکھتے ہیں۔ اسی لئے ان کا نام اہل کتاب وسنت قرار پایا۔ اور اہل الجماعت اس لئے کہلائے کہ حقیقت میں جماعت سے مراد اجتماع ہے جسکی ضد فرقہ بندی ہے، اگرچہ لفظ جماعت اب ہر مجتمع قوم پر بھی بولا جا سکتا ہے۔ علم اور دین کے بارہ میں جن اصول ثلاثہ پر اعتماد کیا جاتا ہے ان میں اجتماع تیسرا اصل ہے۔ اہل سنت انہیں اصول ثلاثہ پر لوگوں کے اعمال اور دین سے تعلق رکھنے والے ظاہری اور باطنی افعال کا موازنہ کرتے ہیں۔ اس اجتماع کی جامع اور مانع تعریف یہ ہے: "ھو ما کان علیہ السلف الصالح" (یعنی اجتماع سے مراد سلف صالحین کا مسلک ہے) اس لئے کہ زمانۂ سلف کے بعد بہت سا اختلاف پیدا ہوگیا اور امت کا شیرازہ بکھر گیا۔

امر بالمعروف ونہی عن المنکر

علاوہ ان اصول کی پابندی کے اہلسنت والجماعت شریعت الٰہی کے مطابق امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر بھی کاربند ہیں۔ حج اور جہاد، عیدین اور جمعہ، تمام عبادات کو اُمراء کے ساتھ مل کر ادا کرنا، خواہ وہ امرا نیک ہوں یا بد، ضروری سمجھتے اور ہر نماز کی جماعت کی حفاظت کرتے ہیں۔

امت کی خیر خواہی کو دین سمجھتے ہیں اور آپؐ کے ان ارشادات پر ایمان رکھتے ہیں۔

(۱) المؤمن للمؤمن کالبنیان یشد بعضہ بعضا وشبک بین اصابعہ۔

(۱) ایک مسلمان کے رشتے کی دوسرے مسلمان کے ساتھ اس طرح مثال دی جاسکتی ہے جیسے ایک عمارت ہو اور اسکی اینٹیں ایکدوسری کو پختہ کر رہی ہوں، اس مثال کو واضح کرنے کیلئے آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایکدوسری میں ڈالکر دکھلائیں۔

(۲) مثل المؤمنین فی توادھم وتراحمھم وتعاطفھم کمثل الجسد اذا اشتکی منہ عضو تداعی لہ سائر الجسد بالحمی والسھر۔

(۲) مسلمان باہمی دوستی، رحم اور مہربانی میں ایک جسم کی طرح ہیں، ایک عضو بیمار ہو جائے تو جسم کے کل اعضاء ایکدوسرے کو بخار اور بیداری کی تکلیفیں جھیلنے کی دعوت دیتے ہیں۔

نیز اہلسنت آزمائش کے وقت صبر کی، آرام کے وقت شکر کی اور قضاء الٰہی پر راضی رہنے کی نصیحت کرتے ہیں۔ اچھے اخلاق اور اعمال کیطرف دعوت دیتے ہیں۔ آپؐ کے اس ارشاد پر اعتقاد رکھتے ہیں کہ " اکمل المؤمنین ایمانا احسنھم خلقا " (ترجمہ: سب سے کامل تر ایمان اُس شخص کا ہے جسکے اخلاق سب سے اچھے ہوں) قاطع رحم کے ساتھ صلح رحمی کا برتاؤ کرنا، محروم کردینے والے کو دینا، اور ظلم کرنیوالے کو معاف کردینا مستحب سمجھتے ہیں۔ والدین کے ساتھ احسان کرنے صلہ رحمی کرنے، پڑوسی سے سلوک کرنے، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کے ساتھ احسان کرنے اور نوکروں کے ساتھ نرمی کرنے کا حکم کرتے ہیں۔ اور فخر، تکبر اور سرکشی اور مخلوق پر حق کے ساتھ یا ناحق بڑائی ظاہر کرنے سے منع کرتے ہیں۔ اعلیٰ اخلاق کی نصیحت کرتے اور کمینہ پن سے روکتے ہیں، اور یہ تمام باتیں جو زبان سے کہتے اور اُن پر عمل کرتے ہیں تو کتاب و سنت کی اتباع کی خاطر کرتے ہیں اور ان کا طریقہ وہی **دین اسلام** ہے جسکی تبلیغ کیلئے محمدؐ صلعم مبعوث ہوئے۔ چونکہ نبیؐ نے بتلایا ہے کہ میری امت تہتر (۷۳) فرقوں میں بٹ جائیگی اور سوائے ایک جماعت کے جو اہل سنت والجماعت ہے باقی تمام جہنم میں جائیگی۔ اور دوسری حدیث میں اس جماعت کی تصریح بھی کردی کہ یہ وہ لوگ ہونگے جو میرے اور میرے اصحابؓ کے **اسوہ** پر چلینگے۔ تو جو لوگ خالص اسلام پر کاربند ہیں جو ہر طرح کی ملاوٹ سے پاک ہے وہی **اہل سنت والجماعت** ہیں۔ انہیں میں

صدیق، شہید اور صالح لوگ ہیں؛ انہیں میں ہدایت کے علمبردار اور تاریکی میں روشنی پیدا کرنیوالے چراغ ہیں جنکے مناقب اور فضائل حدیث میں مذکور ہیں۔ انہیں میں بعض ابدال اور بعض ایسے امام ہیں جنکے ہدایت یافتہ اور مجتہد ہونے پر اہلِ اسلام کا اجماع ہے۔ اور یہ وہی ظفریاب طائفہ ہے جسکے حق میں نبی صلعم نے فرمایا تھا "لا تزال طائفة من امتی ظاہرین علی الحق لا یضرھم من خالفھم ولا من خذلھم حتّٰی تقوم الساعة" (ترجمہ: ہر زمانہ میں تا قیامِ قیامت میری امت میں ایک جماعت موجود رہیگی جو حق بات پیش کرکے سب پر غالب رہیگی، کسی کی مخالفت یا علٰحدہ ہوجانا انہیں نقصان نہیں پہنچا سکیگا)۔

لہٰذا ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ ہمیں بھی اہلسنّت و الجماعت میں ہی رکھے، اور ہدایت عطا کر چکنے کے بعد ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ کرے، اور اپنے ہاں سے رحمت عطا کرے کیونکہ وہی رحمت بخشنے والا ہے والحمد للہ ربّ العالمین، وصلوٰته وسلامه علی سیّدنا محمد و اٰله وصحبه وعلی سائر النبیّین و اٰل کل وسائر الصّالحین وحسبنا اللہ ونعم الوکیل ۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْعَقِيْدَةُ الْوَاسِطِيَّةُ

الحمد لله الذى ارسل رسوله بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين كله وكفى بالله شهيدا۔ واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له اقرارا به وتوحيدا۔ واشهد ان محمدا عبده ورسوله صلى الله عليه وعلى اله وسلم تسليما مزيدا۔ (١)

اعتقاد الفرقة النّاجية المنصورة الى قيام السّاعة اهل السّنّة والجماعة

الايمان بالله وملائكته وكتبه ورسله والبعث بعد الموت والايمان بالقدر خيره وشره۔

(٢) ومن الايمان بالله الايمان بما وصف به نفسه فى كتابه وبما وصفه به رسوله محمد صلى الله عليه وسلم من غير تحريف ولا تعطيل ومن غير تكييف ولا تمثيل بل يؤمنون بان الله لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَّهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ فلا ينفون عنه ما وصف به نفسه ولا يحرفون الكلم عن مواضعه ويلحدون[١] فى اسماء الله وآياته ولا يمثلون صفاته بصفات خلقه لانه سبحانه لا سمى له ولا كفو له ولا ند له ولا يقاس بخلقه سبحانه وتعالى فانه سبحانه اعلم بنفسه وبغيره واصدق قيلا واحسن حديثا من خلقه ثم رسله صادقون مصدقون بخلاف الذين يقولون عليه ما لا يعلمون ولهذا قال سبحانه وتعالى سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلٰى

[١] (لعله) لا يلحدون

الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ فسبح نفسه عما وصفه به المخالفون للرسل
(۳) وسلام على المرسلين لسلامة ما قالوه من النقص والعيب وهو سبحانه قد جمع فيما وصف
وسمّى به نفسه بين النفي والاثبات فلا عدول لاهل السنة والجماعة عما جاءت به
المرسلون فانه الصراط المستقيم صراط الذين انعم الله عليهم من النبيين والصديقين
والشهداء والصالحين وقد دخل في هذه الجملة ما وصف به نفسه في سورة الاخلاص
التى تعدل ثلث القرآن حيث يقول قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ
وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ۔ وما وصف به نفسه في اعظم آية من كتاب الله حيث
يقول اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا
فِي الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ
وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا (۴)
يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا (اى لا يكرثه ولا يثقله) وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ۔ فلهذا كان من قرأ
هذه الاية في ليلة لم يزل عليه من الله حافظ ولا يقربه شيطان حتى يصبح ۔
وقوله سبحانه وتعالى وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ۔ وقوله سبحانه هُوَ الْاَوَّلُ
وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ۔ وقوله سبحانه وَهُوَ الْعَلِيْمُ
الْخَبِيْرُ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا۔
وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا هُوَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ
فِيْ ظُلُمَاتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتَابٍ مُّبِيْنٍ۔ وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا
(۵) تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ وقوله لِتَعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ
شَيْءٍ عِلْمًا۔ وقوله اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ۔ وقوله لَيْسَ كَمِثْلِهٖ
شَيْءٌ وَّهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ۔ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا
وقوله وَلَوْلَآ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ
مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِهِمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا فَمِنْهُمْ
مَّنْ اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ۔

أحلت لكم بهيمة الأنعام إلا ما يتلى عليكم غير محلي الصيد وأنتم حرم
إن الله يحكم ما يريد - فمن يرد الله أن يهديه يشرح صدره للإسلام ومن
يرد أن يضله يجعل صدره ضيقا حرجا كأنما يصعد في السماء - وقوله و (٦)
أحسنوا إن الله يحب المحسنين - وأقسطوا إن الله يحب المقسطين - فما
استقاموا لكم فاستقيموا لهم إن الله يحب المتقين - إن الله يحب التوابين
ويحب المتطهرين - فسوف يأتي الله بقوم يحبهم ويحبونه - إن الله يحب
الذين يقاتلون في سبيله صفا كأنهم بنيان مرصوص - قل إن كنتم
تحبون الله فاتبعوني يحببكم الله ويغفر لكم ذنوبكم - وقوله رضي الله (٧)
عنهم ورضوا عنه - وقوله بسم الله الرحمن الرحيم - ربنا وسعت كل شيء
رحمة وعلما، وكان بالمؤمنين رحيما - كتب ربكم على نفسه الرحمة - وهو
الغفور الرحيم فالله خير حافظا وهو أرحم الراحمين - وقوله ومن يقتل
مؤمنا متعمدا فجزاؤه جهنم خالدا فيها وغضب الله عليه ولعنه - وقوله
ذلك بأنهم اتبعوا ما أسخط الله وكرهوا رضوانه - وقوله فلما آسفونا
انتقمنا منهم ولكن كره الله انبعاثهم فثبطهم - وقوله كبر مقتا عند (٨)
الله أن تقولوا ما لا تفعلون - وقوله هل ينظرون إلا أن يأتيهم الله في ظلل
من الغمام والملائكة وقضي الأمر وإلى الله ترجع الأمور - هل ينظرون إلا
أن تأتيهم الملائكة أو يأتي ربك أو يأتي بعض آيات ربك - كلا إذا دكت
الأرض دكا دكا وجاء ربك والملك صفا صفا - يوم تشقق السماء بالغمام
ونزل الملائكة تنزيلا - وقوله ويبقى وجه ربك ذو الجلال والإكرام -
كل شيء هالك إلا وجهه - وقوله ما منعك أن تسجد لما خلقت بيدي -
وقالت اليهود يد الله مغلولة غلت أيديهم ولعنوا بما قالوا بل يداه (٩)
مبسوطتان ينفق كيف يشاء - وقوله واصبر لحكم ربك فإنك بأعيننا - وقوله
وحملناه على ذات ألواح ودسر تجري بأعيننا جزاء لمن كان كفر - وألقيت

عليك محبة مني ولتصنع على عيني ۔ وقوله قد سمع الله قول التي تجادلك
في زوجها وتشتكي إلى الله والله يسمع تحاوركما ۔ لقد سمع الله قول الذين قالوا
إن الله فقير ونحن أغنياء ، سنكتب ما قالوا ۔ أم يحسبون أنا لا نسمع سرهم
ونجواهم بلى ورسلنا لديهم يكتبون ، إنني معكما أسمع وأرى ۔ وقوله ألم
(۱۰) تعلم بأن الله يرى الذي يراك حين تقوم وتقلبك في الساجدين ۔ وقل اعملوا
فسيرى الله عملكم ورسوله والمؤمنون ۔ وقوله وهو شديد المحال ۔ وقوله
ومكروا مكرا ومكرنا مكرا وهم لا يشعرون ۔ وقوله إنهم يكيدون كيدا و
أكيد كيدا ۔ وقوله إن تبدوا خيرا أو تخفوه أو تعفوا عن سوء فإن الله كان
عفوا قديرا ۔ وليعفوا وليصفحوا ألا تحبون أن يغفر الله لكم والله غفور رحيم
وقوله ولله العزة ولرسوله ۔ فبعزتك لأغوينهم أجمعين ۔ وقوله تبارك
اسم ربك ذي الجلال والإكرام ۔ وقوله فاعبده واصطبر لعبادته ۔ هل
(۱۱) تعلم له سميا ، ولم يكن له كفوا أحد ۔ فلا تجعلوا لله أندادا وأنتم تعلمون ۔
ومن الناس من يتخذ من دون الله أندادا يحبونهم كحب الله ۔ وقل الحمد
لله الذي لم يتخذ ولدا ولم يكن له شريك في الملك ولم يكن له ولي
من الذل وكبره تكبيرا ۔ يسبح لله ما في السموات وما في الأرض له الملك
وله الحمد ـ له ملك السماوات والأرض يحيي ويميت وهو على كل شيء قدير ۔ تبارك
الذي نزل الفرقان على عبده ليكون للعالمين نذيرا الذي له ملك السماوات والأرض ولم
يتخذ ولدا ولم يكن له شريك في الملك وخلق كل شيء فقدره تقديرا ۔ ما اتخذ الله من ولد وما كان
(۱۲) معه من إله إذا لذهب كل إله بما خلق ولعلا بعضهم على بعض سبحان
الله عما يصفون ۔ عالم الغيب والشهادة فتعالى عما يشركون ۔ فلا تضربوا لله
الأمثال إن الله يعلم وأنتم لا تعلمون ۔ قل إنما حرم ربي الفواحش ما
ظهر منها وما بطن ۔ والإثم والبغي بغير الحق وأن تشركوا بالله ما لم ينزل
به سلطانا ۔ وأن تقولوا على الله ما لا تعلمون ۔ وقوله الرحمن على العرش

اسْتَوٰى ۔ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۔ فی ستۃ مواضع ۔ يَا عِيْسٰى اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ
وَرَافِعُكَ اِلَيَّ ۔ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ۔ اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ
يَرْفَعُهٗ ۔ يَا هَامَانُ ابْنِ لِيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰى (١٣)
اِلٰهِ مُوْسٰى وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا ۔ ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ
فَاِذَا هِيَ تَمُوْرُ ، اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ اَنْ يُّرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا فَسَتَعْلَمُوْنَ
كَيْفَ نَذِيْرِ ۔ وقوله هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ
اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ
السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ، وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۔
مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَا
اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَا اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ مَا كَانُوْا ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۔ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۔ اِنَّنِيْ مَعَكُمَا (١٤)
اَسْمَعُ وَاَرٰى اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ۔ وَاصْبِرُوْا اِنَّ اللّٰهَ
مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۔ كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ مَعَ
الصّٰبِرِيْنَ ۔ وقوله وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا ۔ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ
قِيْلًا ۔ وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ۔ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا
وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ۔ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ ۔ وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا وَكَلَّمَهٗ
رَبُّهٗ ۔ وَنَادَيْنٰهُ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ وَقَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا ۔ وَاِذْ نَادٰى رَبُّكَ
مُوْسٰى اَنِ ائْتِ الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۔ وَنَادٰهُمَا رَبُّهُمَا اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ (١٥)
وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۔ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ
فَيَقُوْلُ مَاذَا اَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِيْنَ ۔ وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ
حَتّٰى يَسْمَعَ كَلَامَ اللّٰهِ ۔ وَقَدْ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُوْنَ كَلَامَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ
مِنْ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ ۔ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلَامَ اللّٰهِ قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا ۔ وَاتْلُ
مَا اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۔ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَقُصُّ

عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ۔ وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ۔ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ
(١٦) عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ۔ وَاِذَا بَدَّلْنَآ اٰيَةً مَّكَانَ
اٰيَةٍ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مُفْتَرٍ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ۔ قُلْ نَزَّلَهٗ
رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ۔
وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ لِسَانُ الَّذِيْ يُلْحِدُوْنَ اِلَيْهِ اَعْجَمِيٌّ
وَّهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِيْنٌ۔ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ عَلَى الْاَرَآئِكِ
(١٧) يَنْظُرُوْنَ۔ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ لَهُمْ
مَّا يَشَآءُوْنَ فِيْهَا وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ۔

وهذا الباب فى كتاب الله تعالى كثير من تدبر القرآن طالب الهدى
منه تبين له طريق الحق ثم سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم تفسر القرآن وتبينه
وتدل عليه وتعبر عنه وما وصف الرسول به ربه من الاحاديث الصحاح التى
تلقاها اهل المعرفة بالقبول وجب الايمان بها كذالك مثل قوله صلى الله عليه وسلم
"ينزل ربنا الى سماء الدنيا كل ليلة حين يبقى ثلث الليل الاخر فيقول من يدعونى
فاستجيب له من يسألنى فاعطيه من يستغفرنى فاغفرله" متفق عليه۔ وقوله
صلى الله عليه وسلم "لله اشد فرحا بتوبة عبده من احدكم براحلته" الحديث۔ متفق
عليه۔ وقوله صلى الله عليه وسلم "يضحك الله الى رجلين احدهما يقتل الاخر كلاهما
(١٨) يدخل الجنة" متفق عليه۔ وقوله "عجب ربنا من قنوط عباده وقرب خيره ينظر
اليكم ازلين قنطين فيظل يضحك يعلم ان فرجكم قريب" حديث حسن۔ وقوله
صلى الله عليه وسلم "لا تزال جهنم يلقى فيها وتقول هل من مزيد حتى يضع رب العزة
فيها قدمه وفى رواية عليها قدمه فينزوى بعضها الى بعض وتقول قط قط" متفق
عليه۔ وقوله صلى الله عليه وسلم "يقول الله يا آدم فيقول لبيك وسعديك فينادى
بصوت ان الله يأمرك ان تخرج من ذريتك بعثا الى النار" متفق عليه۔ وقوله
فى رقية المريض "ربنا الله الذى فى السماء تقدس اسمك امرك فى السماء والارض كما

رحمتك فى السماء اجعل رحمتك فى الارض اغفرلنا حوبتنا وخطايانا انت رب
الطيبين انزل رحمة من رحمتك وشفاء من شفائك على هذا الوجع" رواه ابوداؤد
وقوله صلى الله عليه وسلم "الا تامنونى وانا امين من فى السماء" رواه البخارى وغيره۔ (۱۹)
وقوله "والعرش فوق ذالك والله فوق ذالك والله فوق عرشه وهو يعلم ما انتم
عليه" رواه ابوداؤد والترمذى وغيرهما۔ وقوله صلى الله عليه وسلم للجارية "اين
الله قالت فى السماء قال من انا قالت انت رسول الله قال اعتقها فانها مؤمنة۔
رواه مسلم۔ وقوله صلى الله عليه وسلم "افضل الايمان ان تعلم ان الله معك حيثما
كنت" حديث حسن۔ وقوله "اذا قام احدكم الى الصلوٰة فان الله قبل وجهه فلا
يبصق قبل وجهه ولا عن يمينه ولكن عن يساره او تحت قدمه" متفق عليه۔
وقوله صلى الله عليه وسلم "اللهم رب السموات السبع ورب العرش العظيم ربنا ورب
كل شئ فالق الحب والنوى منزل التوراة والانجيل والقران اعوذ بك من شر كل
دابة انت آخذ بناصيتها انت الاول فليس قبلك شئ وانت الآخر فليس بعدك (۲۰)
شئ وانت الظاهر فليس فوق شئ وانت الباطن فليس دونك شئ اقض عنى
الدين واغننى من الفقر" رواه مسلم۔ وقوله لما رفع اصحابه اصواتهم بالذكر
"ايها الناس اربعوا على انفسكم فانكم لا تدعون اصم ولا غائبا انما تدعون
سميعا قريبا ان الذين تدعونه[1] اقرب الى احدكم من عنق راحلته" متفق عليه
وقوله "انكم سترون ربكم كما ترون القمر ليلة البدر لا تضامون فى رؤيته
فان استطعتم ان لا تغلبوا على صلاة قبل طلوع الشمس وصلاة بعد غروبها
فافعلوا" متفق عليه۔ الى امثال هذه الاحاديث التى يخبر فيها رسول الله صلى
الله عليه وسلم عن ربه بما يخبر به۔

(فان الفرقة الناجية) اهل السنة والجماعة يؤمنون بذالك كما
يؤمنون بما اخبر الله به فى كتابه من غير تحريف ولا تعطيل ومن غير تكييف
ولا تمثيل بل هم الوسط فى فرق الامة كما ان الامة هى الوسط فى الامم فهم وسط (۲۱)

[1] الحلى: الذى

فی باب صفات الله سبحانه وتعالی بین اهل التعطیل الجهمیة واهل التمثیل
المشبهة وهم وسط فی باب افعال الله تعالی بین القدریة والجبریة وفی باب
وعید الله بین المرجئة وبین الوعیدیة من القدریة وغیرهم وفی باب الایمان
والدین بین الحروریة والمعتزلة وبین المرجئة والجهمیة وفی اصحاب رسول
الله صلی الله علیه وسلم بین الخوارج وبین الروافض ۔

وقد دخل فیما ذکرناه من الایمان بالله الایمان بما اخبر الله به فی کتابه
وتواتر عن رسوله صلی الله علیه وسلم واجمع علیه سلف الامة من انه سبحانه فوق
(٢٢) سماواته علی عرشه علیّ علی خلقه وهو معهم سبحانه اینما کانوا یعلم ما هم عاملون
کما جمع بین ذالک فی قوله هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ
اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ یَعْلَمُ مَا یَلِجُ فِی الْاَرْضِ وَمَا یَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ
وَمَا یَعْرُجُ فِیْهَا وَهُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ۔ ولیس معنی
قوله وَهُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ انه مختلط بالخلق فان هذا لا توجبه اللغة و
هو خلاف ما اجمع علیه سلف الامة وخلاف ما فطر الله علیه الخلق بل القمر
آیة من آیات الله من اصغر مخلوقاته هو موضوع فی السماء وهو مع المسافر
اینما کان وهو سبحانه فوق العرش رقیب علی خلقه مهیمن علیهم مطلع الیهم
الی غیر ذالک من معانی ربوبیته وکل هذا الکلام الذی ذکره الله من انه فوق
العرش وانه معنا حق علی حقیقته لا یحتاج الی تحریف ولکن یصان عن
الظنون الکاذبة ودخل فی ذالک الایمان بانه قریب من خلقه کما قال تعالی
وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا
(٢٣) لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ ۔ وقال النبی صلی الله علیه وسلم "ان الذی
تدعونه اقرب الی احدکم من عنق راحلته" وما ذکر فی الکتاب والسنة من
قربه ومعیته لا ینافی ما ذکر من علوه وفوقیته فانه سبحانه لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ فی
جمیع نعوته وهو علیّ فی دنوه قریب فی علوه ۔

له قراءت متواتره الداع ۲ ... [illegible]

ومن الایمان بہ وبکتبہ الایمان بان القرآن کلام اللہ منزل غیر مخلوق منہ
بدا والیہ یعود وان اللہ تکلم بہ حقیقۃ وان ھذا القرآن الذی انزلہ علی محمد صلی اللہ (٢٤٤
علیہ وسلم ھو کلام اللہ حقیقۃ لا کلام غیرہ ولا یجوز اطلاق القول بانہ حکایۃ عن کلام
اللہ او عبارۃ بل اذا قرأہ الناس او کتبوہ فی المصاحف لم یخرج بذالک عن ان یکون
کلام اللہ حقیقۃ فان الکلام انما یضاف حقیقۃ الی من قالہ مبتدئا لا الی من
قالہ مبلغا مؤدیا وقد دخل ایضا فیما ذکرناہ من الایمان بہ وبکتبہ وبرسلہ
الایمان بان المؤمنین یرونہ یوم القیامۃ عیانا بابصارھم کما یرون الشمس صحوا
لیس دونہا سحاب وکما یرون القمر لیلۃ البدر لا یضامون فی رؤیتہ یرونہ سبحانہ
وھم فی عرصات القیامۃ ثم یرونہ بعد دخول الجنۃ کما یشاء اللہ سبحانہ و
تعالی۔

ومن الایمان بالیوم الآخر الایمان بکل ما اخبر عنہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
مما یکون بعد الموت فیؤمنون بفتنۃ القبر وبعذاب القبر وبنعیمہ فاما الفتنۃ
فان الناس یفتنون فی قبورھم فیقال للرجل من ربک وما دینک ومن نبیک (٢٥)
فیثبت اللہ الذین آمنوا بالقول الثابت فیقول المؤمن اللہ ربی والاسلام دینی
ومحمد نبیی صلی اللہ علیہ وسلم واما المرتاب فیقول آہ آہ لا ادری سمعت الناس
یقولون شیئا فقلتہ فیضرب بمرزبۃ من حدید فیصیح صیحۃ یسمعھا کل شیء
الا الانسان ولو سمعہا الانسان لصعق ثم بعد ھذہ الفتنۃ اما نعیم واما عذاب
الی یوم القیامۃ الکبری فتعاد الارواح الی الاجساد فتقوم القیامۃ التی اخبر اللہ
تعالی بہا فی کتابہ علی لسان رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم واجمع علیہا المسلمون فیقوم
الناس من قبورھم لرب العالمین حفاۃ عراۃ غرلا وتدنو منھم الشمس ویلجمھم
العرق وتنصب الموازین فتوزن فیہا اعمال العباد فمن ثقلت موازینہ فاولئک
ھم المفلحون ومن خفت موازینہ فاولئک الذین خسروا انفسھم فی جہنم خالدون۔
وتنشر الدواوین وھی صحائف الاعمال فآخذ کتابہ بیمینہ وآخذ کتابہ بشمالہ

او من وراء ظهره كما قال سبحانه وَكُلَّ إِنسَانٍ أَلْزَمْنَاهُ طَائِرَهُ فِي عُنُقِهِ وَنُخْرِجُ لَهُ
(٢٦) يَوْمَ الْقِيَامَةِ كِتَابًا يَلْقَاهُ مَنشُورًا - اقْرَأْ كِتَابَكَ كَفَىٰ بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيبًا -
ويحاسب الله الخلائق ويخلو بعبده المؤمن فيقرره بذنوبه كما وصف ذالك في
الكتاب والسنة واما الكفار فلا يحاسبون حساب من توزن حسناته وسيآته
فانهم لا حسنات لهم ولكن تعد اعمالهم وتحصى فيوقفون عليها ويقررون بها و
يجزون بها وفي عرصة القيامة الحوض المورود لمحمد صلى الله عليه وسلم ماؤه اشد
بياضا من اللبن واحلى من العسل آنيته عدد نجوم السماء طوله شهر وعرضه شهر
من شرب منه شربة لم يظمأ بعدها ابدا والصراط منصوب على متن جهنم و
هو الجسر الذي بين الجنة والنار يمر الناس عليه على قدر اعمالهم فمنهم من يمر
كلمح البصر ومنهم من يمر كالبرق ومنهم من يمر كالريح ومنهم من يمر كالفرس
الجواد ومنهم من يمر كركاب الابل ومنهم من يعدو عدوا ومنهم من يمشي مشيا
ومنهم من يزحف زحفا ومنهم من يخطف فيلقى في جهنم فان الجسر عليه كلاليب
تخطف الناس باعمالهم فمن مر على الصراط دخل الجنة فاذا عبروا عليه وقفوا
على قنطرة بين الجنة والنار فيقتص لبعضهم من بعض فاذا هذبوا ونقوا اذن
لهم في دخول الجنة -

(٢٧) واول من يستفتح باب الجنة محمد صلى الله عليه وسلم واول من يدخل الجنة
وله في القيامة ثلاث شفاعات اما الشفاعة الاولى فيشفع في اهل الموقف حتى
يقضى بينهم بعد ان يتراجع الانبياء آدم ونوح وابراهيم وموسى وعيسى بن مريم
الشفاعة حتى تنتهي اليه واما الشفاعة الثانية فيشفع في اهل الجنة ان يدخلوا
الجنة وهاتان الشفاعتان خاصتان له واما الشفاعة الثالثة فيشفع فيمن استحق
النار وهذه الشفاعة له ولسائر النبيين والصديقين وغيرهم فيمن استحق
النار ان لا يدخلها ويشفع فيمن دخلها ان يخرج منها ويخرج الله من النار اقواما
بغير شفاعة بل بفضله ورحمته ويبقى في الجنة فضل عمن دخلها من اهل الدنيا

فينشئ الله لها اقواما فيدخلهم الجنة واصناف ما تتضمنه الدار الآخرة من الحساب
والعقاب والجنة والنار وتفاصيل ذالك مذكورة في الكتب المنزلة من السماء و
الآثارة من العلم المأثورة عن الانبياء وفي العلم الموروث عن محمد صلى الله عليه وسلم
من ذالك ما يشفي ويكفي فمن ابتغاه وجده ـ

وتؤمن الفرقة الناجية من اهل السنة والجماعة بالقدر خيره وشره والايمان
بالقدر على درجتين كل درجة تتضمن شيئين فالدرجة الاولى الايمان بان الله تعالى
علم ما الخلق عاملون بعلمه القديم الذي هو موصوف به ازلا وابدا وعلم جميع احوالهم (۲۸)
من الطاعات والمعاصي والارزاق والآجال ثم كتب الله تعالى في اللوح المحفوظ مقادير
الخلائق فاول ما خلق الله القلم فقال اكتب فقال ما اكتب قال اكتب ما هو كائن الى
يوم القيامة فما اصاب الانسان لم يكن ليخطئه وما اخطأه لم يكن ليصيبه جفت الاقلام
وطويت الصحف كما قال سبحانه أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّ ذَٰلِكَ فِي كِتَابٍ
إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ وقال مَا أَصَابَ مِن مُّصِيبَةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي أَنفُسِكُمْ إِلَّا فِي كِتَابٍ
مِّن قَبْلِ أَن نَّبْرَأَهَا وهذا التقدير التابع لعلمه سبحانه يكون في مواضع جملة وتفصيلا
فقد كتب في اللوح المحفوظ ما شاء فاذا خلق جسد الجنين قبل نفخ الروح فيه بعث اليه
ملكا فيؤمر باربع كلمات فيقال له اكتب رزقه واجله وعمله وشقي ام سعيد ونحو ذالك
فهذا القدر قد كان ينكره غلاة القدرية قديما ومنكروه اليوم قليل واما الدرجة الثانية
فهو مشيئة الله تعالى النافذة وقدرته الشاملة وهو الايمان بان ما شاء الله كان وما لم يشأ
لم يكن وانه ما في السموات والارض من حركة ولا سكون الا بمشيئة الله سبحانه لا يكون
في ملكه الا ما يريد وانه سبحانه وتعالى على كل شيء قدير من الموجودات والمعدومات فما (۲۹)
من مخلوق في الارض ولا في السماء الا الله خالقه سبحانه لا خالق غيره ولا رب سواه وقد
امر العباد بطاعته وطاعة رسله ونهاهم عن معصيته وهو سبحانه يحب المتقين و
المحسنين والمقسطين ويرضى عن الذين آمنوا وعملوا الصالحات ولا يرضى عن القوم
الفاسقين ولا يأمر بالفحشاء ولا يرضى لعباده الكفر ولا يحب الفساد ـ

والعباد فاعلون حقيقة والله خالق افعالهم والعبد هو المؤمن والكافر والبر والفاجر والمصلى والصائم وللعباد قدرة على اعمالهم وارادة والله خالقهم وخالق قدرتهم وارادتهم كما قال لِمَن شَاءَ مِنكُمْ أَن يَسْتَقِيمَ وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ - وهذه الدرجة من القدر يكذب بها عامة القدرية الذين سماهم النبى صلى الله عليه وسلم مجوس هذه الامة ويغلو فيها قوم من اهل الاثبات حتى يسلبوا العبد قدرته واختياره ويخرجون عن افعال الله واحكامه حكمها ومصالحها -

(٣٠) ومن اصول الفرقة الناجية ان الدين والايمان قول وعمل قول القلب واللسان وعمل القلب واللسان والجوارح - وان الايمان يزيد بالطاعة وينقص بالمعصية - وهم مع ذلك لا يكفرون اهل القبلة بمطلق المعاصى والكبائر كما يفعله الخوارج بل الاخوة الايمانية ثابتة مع المعاصى كما قال سبحانه فى آية القصاص فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ وقال وَإِن طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا فَإِن بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَىٰ فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّىٰ تَفِيءَ إِلَىٰ أَمْرِ اللَّهِ فَإِن فَاءَتْ فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ - إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ -

ولا يسلبون الفاسق الملى اسم الايمان بالكليه ويخلدونه[له] فى النار كما تقول المعتزلة بل الفاسق يدخل فى اسم الايمان فى مثل قوله فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ ولا يدخل فى اسم الايمان
(٣١) المطلق كما فى قوله إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وقول النبى صلى الله عليه وسلم لا يزنى الزانى حين يزنى وهو مؤمن ولا يسرق السارق حين يسرق وهو مومن ولا يشرب الخمر حين يشربها وهو مؤمن ولا ينتهب نهبة ذات شرف يرفع الناس اليها فيها ابصارهم وهو حين ينتهبها مؤمن" ويقولون هو مومن ناقص الايمان او مومن بايمانه فاسق بكبيرته فلا يعطى الاسم المطلق ولا يسلب مطلق الاسم -

ومن اصول اهل السنة والجماعة سلامة قلوبهم والسنتهم لاصحاب محمد صلى الله عليه وسلم كما وصاهم الله فى قوله وَالَّذِينَ جَاءُوا مِن بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِّلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ

[له] والعلماء لا يخلدونه

رَءُوفٌ رَّحِيمٌ - وطاعة النبي صلى الله عليه وسلم في قوله "لا تسبوا اصحابي فو الذي نفسي
بيده لو ان احدكم انفق مثل احد ذهباً ما بلغ مد احدهم ولا نصيفه" ويقبلون ما جاء به
الكتاب او السنة او الاجماع من فضائلهم ومراتبهم فيفضلون من انفق من قبل الفتح و
قاتل وهو صلح الحديبية على من انفق بعده وقاتل ويقدمون المهاجرين على الانصار - (٣٢)

ويؤمنون بان الله قال لاهل بدر وكانوا ثلاثمائة وبضعة عشر "اعملوا ما شئتم
فقد غفرت لكم" - وبانه لا يدخل النار احد بايع تحت الشجرة كما اخبر به النبي صلى الله
عليه وسلم بل قد رضي عنهم ورضوا عنه وكانوا اكثر من الف واربع مائة -

ويشهدون بالجنة لمن شهد له النبي صلى الله عليه وسلم كالعشرة وكثابت
بن قيس بن شماس وغيرهم من الصحابة -

ويقرون بما تواتر به النقل عن امير المؤمنين علي بن ابي طالب رضي الله عنه
وغيره من ان خير هذه الامة بعد نبيها ابو بكر الصديق ثم عمر ثم يثلثون بعثمان
ويربعون بعلي كما دلت عليه الآثار وكما اجمعت الصحابة على تقديم عثمان في البيعة
مع ان بعض اهل السنة كانوا قد اختلفوا في عثمان وعلي بعد اتفاقهم على ابي بكر و
عمر ايهما افضل فقدم قوم عثمان وسكتوا او ربعوا بعلي وقدم قوم علياً وقوم توقفوا
لكن استقر امر اهل السنة على تقديم عثمان ثم علي وان كانت هذه المسئلة مسئلة
عثمان وعلي ليست من الاصول التي يضلل المخالف فيها عند جمهور اهل السنة
لكن المسئلة التي يضلل المخالف فيها مسئلة الخلافة وذلك بانهم يؤمنون ان
الخليفة بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم ابو بكر ثم عمر ثم عثمان ثم علي - ومن
طعن في خلافة احد من هؤلاء الائمة فهو اضل من حمار اهله -

ويحبون اهل بيت رسول الله صلى الله عليه وسلم ويتولونهم ويحفظون فيهم (٣٣)
وصية رسول الله صلى الله عليه وسلم حيث قال في يوم غدير خم "اذكركم الله في اهل بيتي
اذكركم الله في اهل بيتي" وقال ايضاً للعباس عمه وقد شكى اليه ان بعض قريش يجفو
بني هاشم فقال "والذي نفسي بيده لا يؤمنون حتى يحبوكم لله ولقرابتي" وقال "ان

الله اصطفى بنى اسماعيل واصطفى من بنى اسماعيل كنانة واصطفى من كنانة قريشا واصطفى من قريش بنى هاشم واصطفانى من بنى هاشم (رواه مسلم)

ويتولون ازواج رسول الله صلى الله عليه وسلم امهات المؤمنين ويقرون بانهم ازواجه فى الآخرة خصوصا خديجة ام اكثر الاولاد واول من آمن به وعضده على امره وكان لها منه المنزلة العلية والصديقة بنت الصديق التى قال النبى صلى الله عليه وسلم فيها "فضل عائشة على النساء كفضل الثريد على سائر الطعام"۔

ويتبرؤن من طريقة الروافض الذين يبغضون الصحابة ويسبونهم و طريقة النواصب الذين يؤذون اهل البيت بقول او عمل۔

ويمسكون عما شجر بين الصحابة ويقولون ان هذه الآثار المروية فى مساويهم

(٣٤) منها ما هو كذب ومنها ما قد زيد ونقص وغير من وجهه والصحيح منه هم فيه معذورون اما مجتهدون مصيبون واما مجتهدون مخطؤن وهم مع ذلك لا يعتقدون ان كل واحد من الصحابة معصوم عن كبائر الاثم وصغائره بل يجوز عليهم الذنوب فى الجملة ولهم من السوابق والفضائل ما يوجب مغفرة ما يصدر منهم ان صدر

(٣٥) حتى انه يغفر لهم من السيئات ما لا يغفر لمن بعدهم لان لهم من الحسنات ما ليس لمن بعدهم وقد ثبت بقول رسول الله صلى الله عليه وسلم انهم خير القرون فان المد من احدهم اذا تصدق به كان افضل من جبل اُحد ذهبا ممن بعدهم ثم اذا كان صدر عن احد منهم ذنب فيكون قد تاب منه او اتى بحسنات تمحوه او غفر له بفضل سابقته او بشفاعة محمد صلى الله عليه وسلم الذين احق الناس بشفاعته او ابتلى ببلاء فى الدنيا كفر عنه فاذا كان هذا فى الذنوب المحققة فكيف بالامور الذى كانوا فيها مجتهدين ان اصابوا فلهم اجران وان اخطؤا فلهم اجر واحد والخطأ مغفور۔

ثم القدر الذى ينكر من فعل بعضهم قليل نزر مغمور فى جنب فضائل القوم و محاسنهم من الايمان بالله ورسوله والجهاد فى سبيله والهجرة والنصرة والعلم النافع والعمل الصالح ومن نظر فى سيرة القوم بعلم وبصيرة وما من الله به عليهم من الفضائل علم

يقيناً انهم خير الخلق بعد الانبياء لا كان ولا يكون مثلهم فانهم الصفوة من قرون هذه الامة التي هي خير الامم واكرمها على الله -

ومن اصول اهل السنة التصديق بكرامات الاولياء وما يجري الله على ايديهم من خوارق العادات في العلوم والمكاشفات وانواع القدرة والتاثيرات كالمأثور[1]
عن سالف الامم في سورة الكهف وغيرها وعن صدر هذه الامة من الصحابة و (٣٢٦)
التابعين وسائر فرق الامة وهي موجودة فيها الى يوم القيامة -

ثم من طريقة اهل السنة والجماعة اتباع آثار رسول الله صلى الله عليه وسلم باطنا وظاهرا واتباع سبيل السابقين الاولين من المهاجرين والانصار واتباع وصية رسول الله صلى الله عليه وسلم حيث قال "عليكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين من بعدي تمسكوا بها وعضوا عليها بالنواجذ واياكم ومحدثات الامور فان كل بدعة ضلالة"

ويعلمون ان اصدق الكلام كلام الله وخير الهدى هدى محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم ويؤثرون كلام الله على غيره من كلام اخبار الناس ويقدمون هدى محمد صلى الله عليه وسلم على هدى كل احد -

وبهذا سموا اهل الكتاب والسنة وسموا اهل الجماعة لان الجماعة هي الاجتماع وضدها الفرقة وان كان لفظ الجماعة قد صار اسما لنفس القوم المجتمعين والاجماع هو الاصل الثالث الذي يعتمد عليه في العلم والدين -

وهم يزنون بهذه الاصول الثلاثة جميع ما عليه الناس من اعمال وافعال باطنة او ظاهرة مما له تعلق بالدين -

والاجماع الذي ينضبط هو ما كان عليه السلف الصالح اذ بعدهم كثر الاختلاف وانتشرت الامة -

ثم هم مع هذه الاصول يأمرون بالمعروف وينهون عن المنكر على ما توجبه الشريعة ويرون اقامة الحج والجهاد والجمع والاعياد مع الامراء ابرارا كانوا او فجارا ويحافظون
على الجماعات - ويدينون بالنصيحة للامة ويعتقدون معنى قوله صلى الله عليه وسلم (٣٢٧)

[1] والعلم كالمأثور

"المؤمن للمؤمن كالبنيان يشد بعضه بعضا وشبك بين اصابعه" وقوله صلى الله عليه وسلم
"مثل المؤمنين في توادهم وتراحمهم وتعاطفهم كمثل الجسد اذا اشتكى منه عضو تداعى
له سائر الجسد بالحمى والسهر" ويأمرون بالصبر عند البلاء والشكر عند الرخاء و
الرضا بمر القضاء. ويدعون الى مكارم الاخلاق ومحاسن الاعمال. ويعتقدون معنى
قول النبي صلى الله عليه وسلم "اكمل المؤمنين ايمانا احسنهم خلقا" ويندبون الى ان تصل
من قطعك وتعطي من حرمك وتعفو عمن ظلمك. ويأمرون ببر الوالدين وصلة
الارحام وحسن الجوار والاحسان الى اليتامى والمساكين وابن السبيل والرفق بالمملوك.
وينهون عن الفخر والخيلاء والبغي والاستطالة على الخلق بحق او بغير حق. ويأمرون
بمعالي الاخلاق وينهون عن سفسافها. وكل ما يقولونه او يفعلونه من هذا او غيره فانما
هم فيه متبعون الكتاب والسنة وطريقتهم هي دين الاسلام الذي بعث الله به محمدا
صلى الله عليه وسلم لكن لما اخبر صلى الله عليه وسلم ان امته ستفترق على ثلاث وسبعين
فرقة كلها في النار الا واحدة وهي الجماعة" وفي حديث عنه صلى الله عليه وسلم انه قال "هم
من كان على مثل ما انا عليه واصحابي" صار المتمسكون بالاسلام المحض الخالص عن الشوب
اهل السنة والجماعة. وفيهم الصديقون والشهداء والصالحون ومنهم اعلام الهدى (٣٨)
ومصابيح الدجى اولو المناقب المأثورة والفضائل المذكورة وفيهم الابدال وفيهم الائمة
الذين اجمع المسلمون على هدايتهم ودرايتهم وهم الطائفة المنصورة التي قال فيها النبي
صلى الله عليه وسلم "لا تزال طائفة من امتي ظاهرين على الحق لا يضرهم من خالفهم
ولا من خذلهم حتى تقوم الساعة".

فنسأل الله العظيم ان يجعلنا منهم وان لا يزيغ قلوبنا بعد اذ هديتنا ويهب لنا
من لدنه رحمة انه هو الوهاب والحمد لله رب العالمين وصلواته وسلامه على سيدنا
محمد واله وصحبه وعلى سائر النبيين وآل كل وسائر الصالحين حسبنا الله ونعم الوكيل.

تمت

محمد حسين كاتب

دیگر نایاب کتابیں

اسوۂ حسنہ مصر کے ایک مشہور عالم نے شیخ الاسلام حافظ ابن قیمؒ کی کتاب **زاد المعاد فی ہدی خیر العباد** کا نہایت عمدہ خلاصہ بنام **ھدی الرسول** شائع کیا ہے۔ **اسوۂ حسنہ ہدی الرسول** کا نہایت سلیس بامحاورہ اردو ترجمہ ہے جو مولانا عبد الرزاق صاحب سابق مدیر الجامعہ و پیغام کلکتہ سے نہایت اہتمام کے ساتھ کرایا گیا ہے۔ یہ کتاب اسقدر ضروری ہے کہ اسے قومی اور دینی درسگاہوں میں شامل ہونا چاہیے کیونکہ اس میں حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کا صحیح اور حقیقی نقشہ پیش کیا گیا ہے۔ **قیمت** عا

تقویۃ الایمان مصنفہ مولانا شاہ اسمٰعیل صاحب شہیدؒ۔ پاکٹ سائز خوبصورت چھاپہ۔ شروع میں ایک مقدمہ ہے جو مولانا محی الدین احمد بی۔ اے قصوری کا لکھا ہوا ہے۔ جس میں شاہ صاحب موصوف کے مختصر حالات زندگی بھی درج ہیں۔ **قیمت** ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۰/

تفسیر سورۂ والتین بزبان اردو از مولانا ابو الکلام صاحب آزاد۔ اس کتاب میں مسئلہ خیر و شر اور جزائے اعمال جس مؤثر اور مدلل طرز سے ادا ہوا ہے وہ ہر انسان کے غور و فکر کے قابل ہے اور توجیہ اقسام قرآنی پر معرکہ آرا مضمون بھی درج کر دیا گیا ہے۔ بڑی بھاری خوبی یہ ہے کہ آپ کی تفسیر حدیث نبویؐ اور آثار صحابہؓ کے مطابق ہوتی ہے۔ **قیمت** ۔ ۔ ۔ ۔ ۸/

اثبات التوحید یہ کتاب قاضی فضل احمد صاحب پنشنر کورٹ انسپکٹر پولیس لدھیانوی کی کتاب مسمے بہ **انوار آفتاب صداقت** کے جواب میں لکھی گئی ہے۔ جس میں قاضی صاحب موصوف نے اہلحدیث اور جماعت حنفیہ دیوبندیہ کے عقاید شمار کر کے شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ مولانا شاہ محمد اسمٰعیل شہیدؒ، مولانا رشید احمد گنگوہی نیز متعدد علمائے دیوبند اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی پر کفر کا فتوے صادر فرمایا ہے۔ **اثبات التوحید** میں شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ اور مولانا شہیدؒ کے مختصر حالات زندگی لکھ کر بعد میں قریباً بتیس مختلف مسائل پر بحث کر کے قرآن و حدیث کے نصوص قطعیہ کی رُو سے انسپکٹر صاحب کے اعتراضات کو توڑ دیا گیا ہے۔ اور آخر اہل سنت کا جو عقیدہ ہونا چاہئے اُسے بالوضاحت درج کر دیا گیا ہے۔ چونکہ توحید کی صحیح تعلیم کے بغیر ایمان کی تکمیل ممکن نہیں اور اسلام کے ارکان کی حقیقت پر دھبہ لگتا ہے اسلئے ضروری ہے کہ ہر شخص اپنے ایمان اور اسلام کو درست بنانے کیلئے تعصب کو دُور کر کے اس کتاب کا مطالعہ کرے تاکہ مخالفین سنت کی تاویلات سے آگاہ ہو کر سنت خیر الانام پر عامل بن سکے۔ ملک کے مشہور علمائے کرام نے اسے نہایت پسندیدگی کی نظر سے دیکھا ہے اور اس پر عمدہ عمدہ رائیں لکھی ہیں۔ غرضکہ یہ کتاب ہر پہلو سے مفید ثابت ہوئی ہے۔ جسکی خوبی دیکھنے پر منحصر ہے۔ سائز ۲۶×۲۰/۸ کاغذ عمدہ دبیز۔ حجم ۱۸۰ صفحات۔ **قیمت** علاوہ محصولڈاک ایک روپیہ ۔ ۔ (عہ)

زیارۃ القبور مصنفہ علامہ محی الدین محمد برکوی حنفیؒ۔ مذہب اہل سنت والجماعت کے مطابق زیارت قبور کی توضیح و تشریح 'زیارت' شفاعت' وسیلہ وغیرہ تمام مسائل پر نہایت عالمانہ محققانہ اور منصفانہ انداز میں بحث کرنیکے سوا موجودہ شرک اور بدعات کی تردید بوجوہ احسن کی ہے۔ **قیمت** ۶/۔ (نوٹ: چونکہ ایک کتاب بنام زیارۃ القبور امام ابن تیمیہؒ کی بھی تصنیف ہے لہذا فرمائش کے وقت مصنف کا نام لکھنا نہایت ضروری ہے)

ملنے کا پتہ:- محمد شریف عبد الغنی تاجران کتب بازار کشمیری لاہور

چراغ حقیقت

یہ کتاب شیخ محمد بن عبد الوہاب نجدیؒ کے ایک نہایت ہی مفید رسالے کا اردو ترجمہ ہے۔ عمارت اسلام کی بنیاد معرفت خدا، دین خدا کے علم اور پیغمبر خدا کی واقفیت پر مبنی ہے۔ اس کتاب میں ان تمام باتوں کی تشریح ہے: معرفتِ الٰہی، خوف، رجا، توکل، رغبت، خشیت، انابت، استعانت، نذر، دین اسلام، ارکان اسلام، ایمان، احسان، رسولؐ خدا کی معرفت وغیرہ وغیرہ اہم مضامین پہ معرکۃ الآرا مباحث درج ہیں۔ آخر میں اصول توحید اور معرفت شرک کی بحث کو اس وسعت نظر سے بیان کیا ہے کہ ہر گوشہ پر پوری روشنی ڈالدی ہے۔ الغرض نہایت نادر تحفہ ہے۔ قیمت ۵؍

خزینۃ المیراث اُردو

مولفہ مولوی فتح الدین صاحب خوشابی۔ جسقدر علم فرائض اور میراث کے متعلق مختلف رسائل اور تصانیف شائع ہو چکی ہیں اُن سب میں یہ کتاب اپنی نوعیت میں بالکل نرالی ہے۔ فاضل مولف نے مختلف جدولوں میں جہانتک ہو سکا ایسی صورتیں مندرج کردی ہیں جو عام طور پر ممکن الوقوع ہو سکتی ہیں ہر صورت مسئلہ کا تلاش کرنا بالکل آسان کر دیا ہے۔ مسئلہ کی کسی صورت کے حل کرنے کی ضرورت نہیں رہتی۔ جمیع صور حل شدہ اس سے مل سکتی ہیں۔ گویا یہ کتاب علم میراث کی جنتری ہے۔ جس مسئلہ کو دیکھنا ہو۔ فہرست سے اسکو دیکھا اور ہر ایک وارث کے حصص کو جدا گانہ پڑھ لیا۔ ہر طبقہ کے اشخاص اس سے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ علمائے کرام کیلئے تقسیم میراث کے فرض منصبی ادا کرنے میں بہترین معاون اور اردو دان اصحاب کیلئے اہم علم میراث کی پیچیدگیوں کے حل کرنے میں استاد کامل کا کام دیتا ہے۔ قانون پیشہ اصحاب اور وکلا نے بھی اسے نہایت مفید اور بیمثل بتلایا ہے۔ فاضل مؤلف کی پندرہ برس کی لگاتار محنت اور عرقریزی کا نتیجہ ہے۔ حجم ۱۰۰ صفحات۔ قیمت باوجود تمام خوبیوں کے صرف ۸ ؍۱۲

محمدی سُرمہ سفید جن لوگوں کی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہو یا آنکھیں تر و غلیظ رہتی ہوں اُن کے لئے یہ سُرمہ بفضلہ تعالےٰ نہایت مفید ہے۔ رات کو سوتے وقت ایک ایک سلائی لگانے سے فوراً پانی رک جاتا ہے۔ قیمت فی تولہ .. .. .. عہ

پتہ

محمد شریف عبد الغنی تاجران کتب و مالکان دار الترجمۃ الاشاعت کتب حدیث و تصنیفات امام ابن تیمیہؒ وغیرہ

کشمیری بازار۔ لاہور